اخبار احمدیہ

قادیان ۳ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۷ اپریل کی رپورٹ مظہر ہے کہ کل ٹائیفائیڈ کے انسداد کے ٹیکہ کے اثر کی وجہ سے طبیعت کچھ خراب رہی اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

● اخبار الفضل سے اس بات کا بھی علم ہوا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر ہفتہ کے روز ربوہ میں مستورات کے لئے قرآن مجید کے درس کا سلسلہ شروع فرمایا ہے۔ مورخہ ۳۰ اپریل کو پہلا درس تھا۔ اللہ تعالیٰ اس درس کو ہر طرح سے بابرکت کرے۔ آمین۔

قادیان ۳ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کی اطلاع موصول ہوئی تھی کہ آپ مع اہل و عیال و مصاحبین کیرنگ کرڈاپلی کا دورہ کرتے ہوئے خیریت سے بھوبنیشور پہنچ گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور خیر و عافیت کے ساتھ سب کو دارالامان واپس لائے۔ آمین

تھیاسوفیکل سوسائٹی کلکتہ کے سینتالیسویں[47] سالانہ اجلاس میں

"اسلام میں عالمگیر اخوت" کے موضوع پر احمدی مبلغ کی کامیاب تقریر

از مکرم محمد نور عالم صاحب احمدی بیگو سرائی۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کلکتہ

کلکتہ ۲۰ اپریل۔ تھیاسوفیکل سوسائٹی کلکتہ کی طرف سے دی گئی دعوت پر مبلغ سلسلہ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اس کے سہ روزہ پروگرام میں شرکت فرمائی ۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء کے سہ پہر کے اجلاس میں حسب پروگرام مختلف مذاہب کی کتب سے مخصوص دعائیں پڑھی گئیں۔ مکرم مولانا موصوف نے سورۃ حشر کی آخری آیات کی تلاوت فرمائی۔ آیات قرآنی کی روحانی تاثیر و ساحرانہ قرأت سے معتقدین مجلس بے حد متاثر ہوئے۔

۱۶ اپریل کا خاص اجلاس مہندر میموریل ہال میں واقع کالج اسکوائر چار بج کر تیس منٹ پر شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت کلکتہ یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کے مشہور پروفیسر نرائن داس باسو نے کی۔ پہلی تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تھی۔ صدر جلسہ نے مولانا موصوف کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ میں احمدیہ تحریک سے خاص طور پر اس لئے واقف ہوں کہ کسی زمانہ میں اس جماعت کے ایک بڑی اور میرے لائق دوست پروفیسر عبد القادر صاحب سے مذہبی مسائل پر میری گفتگو ہوا کرتی تھی۔

شائع شدہ پروگرام کے مطابق مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کا موضوع تقریر تھا "Brotherhood in Islam" یعنی اسلام میں اخوت (بھائی چارہ) مولانا موصوف نے آغاز تقریر میں فرمایا کہ قدرے ترمیم کے ساتھ تقریر کا موضوع ہوگا "اسلام میں عالمگیر اخوت" یعنی (Universal Brotherhood in Islam) آپ نے تھیاسوفیکل سوسائٹی کے اراکین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آج دنیا دو قسم کے احساسات کا شکار ہے۔ مضبوط و غالب اقوام میں احساس برتری ہے اور پسماندہ و شکستہ کمزور اقوام میں احساس کمتری۔ بقائے بشر کے لئے یہ دونوں احساسات مُضر ہیں۔ دُنیا نے فلسفہ و سائنس میں کافی ترقی کرلی ہے۔ لیکن عصر حاضر کے فلسفہ نے قومی حیات کے لئے رنگ و نسل کے امتیاز کو روا رکھا ہے جرمنی جنوبی افریقہ اور میکسیکو کی تاریخ اس امر کی شاہد ہے۔ سائنس کی ترقی کے نتیجہ میں وقت اور فاصلہ اتنا مختصر ہو چکا ہے کہ دُنیا کے دُور اُفتادہ علاقے اب گھر اور آنگن معلوم ہوتے ہیں۔ یہ امید بندھی تھی کہ قوموں کے درمیان برادرانہ تعلقات پیدا ہو جائیں گے مگر سائنس کی ترقی کا دوسرا رُخ اس امید کو ختم کر دیتا ہے۔ ایٹمی توانائی نے ہائیڈروجن بم، نائیٹروجن بم اور انٹر بالسٹک میزائل کو جنم دے کر ثابت کر دیا ہے کہ ایسی مہلک ایجادات سے نسلِ انسانی کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ یو۔ این۔ او کا قیام اس بات کا ثبوت ہے کہ دنیا والوں نے سائنسی تجربات سے گھبرا کر سیاسی سطح پر اقوام کے درمیان بھائی چارہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یو۔ این۔ او کے منشور میں "charter of Human Rights" کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہاں انسان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لئے قوموں کے درمیان اخوت و مساوات کی ضرورت کو تسلیم کیا گیا ہے مگر عجیب بات تو یہ ہے کہ ان تمام کوششوں کے باوجود آج بھی دنیا میں بسنے والی مختلف قوموں میں ایک دوسرے کے خلاف جذبۂ منافرت کارفرما ہے۔ اب بھی یہ قومیں ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہی ہیں۔ فاضل مقرر نے فرمایا کہ مذہب ہی اس تشکک کو دور کر سکتا ہے لیکن ایسا مذہب جو دورِ حاضر کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر اور رنگ و نسل و قومیت کی سطح سے بالاتر ہو کر کوئی حل پیش کرتا ہو مکرم امینی صاحب نے مزید فرمایا کہ اسلام اپنے نام کے لحاظ سے امن و شانتی کا مذہب ہے مسٹر ایف اینڈریوز کے قول کے مطابق "اسلام کلیتہً متحد کرنے والا مذہب ہے۔ یہ اختلاف پیدا نہیں کرتا"۔ مزید فرمایا کہ قرآن پاک کی پہلی آیت الحمد للہ رب العالمین میں بتایا گیا ہے کہ تمام کائنات کا ایک خالق ہے جو سبھوں کی ربوبیت کرتا ہے۔ جب ایک عالمگیر خدا کا تصور ہوگا تو یقیناً ساری کائنات ایک یونٹ اور کنبہ کی مانند ہوگی۔ حضرت محمد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الخلق عیال اللہ۔ اس موقعہ پر آپ نے ہندوستان کے بعض اہل الرائے حضرات کی انگریزی تحریرات سے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ مثلاً (الف) مہاتما گاندھی فرماتے ہیں کہ اسلام کوئی جھوٹا دین نہیں ہے۔ اپنے زمانۂ عروج میں بھی یہ رواداری کے خلاف نہ تھا۔ اس نے ساری دُنیا سے خراجِ تحسین حاصل کیا تھا۔ جبکہ مغرب ہنوز تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ اُفقِ مشرق پر ایک روشن ستارہ طلوع ہوا جس نے کراہتی ہوئی دُنیا کو نور اور سکینت سے بھر دیا۔ اگر سنداد ادب و احترام کے ساتھ اس کا مطالعہ کریں گے تو میری طرح وہ بھی اسلام سے پیار کرنے لگیں گے۔

(ب) ہندوستان کے مشہور مؤرخ ڈاکٹر تارا چند اپنی کتاب Influence of Islam میں لکھتے ہیں کہ اسلام سہل و سادہ اصولوں کو لے کر منظر عام پر آیا۔ اسکی تعلیمات صاف اور واضح ہیں اور سماجی نظام کے متعلق اس کے نظریات جمہوری ہیں۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت اس کی بنیادی تعلیم ہے۔ سماجی لحاظ سے اس کی اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ اس نے مسلمانوں کے درمیان مساوات و اخوت قائم کی ہے اور علماء و رہبانیت کو اس نے کوئی امتیازی مقام نہیں دیا۔

فاضل مقرر نے قرآن کریم کی آیت "یا ایہا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثیٰ ...... الخ (سورۃ حجرات) کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مرد اور عورت سے پیدا کر کے قبیلوں اور قوموں میں تقسیم کر دیا ہے تا باہمی تعلقات میں ہم ایک دوسرے میں امتیاز کر سکیں لیکن خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سب سے معزز انسان وہ ہے جو متقی ہے اور خدا تعالیٰ ساری باتوں کا جاننے والا ہے۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

جلسہ تقسیم انعامات مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام سکول قادیان

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے مبارک ہاتھ سے طلبہ میں انعامات تقسیم فرمائے!

اور ولولہ انگیز خطاب فرمایا

(رپورٹ مرتبہ مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر بی۔ اے قادیان)

مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام سکول قادیان کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر تعلیم و دعوۃ و تبلیغ مورخہ یکم اپریل بروز جمعہ بعد نماز عصر منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو عزیز جاوید اقبال صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے کی۔ عزیز عبدالکریم صاحب ملکانہ متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مصلح موعود رضی کی نظم بعنوان "نونہالانِ جماعت سے خطاب" پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے مدرسہ احمدیہ کی گزشتہ سال کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام ہو یا مدرسہ احمدیہ دونوں درسگاہوں کا مقدس پودا اس زمانہ کے مامور و مرسل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے لگایا گیا تھا۔ حضور علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا جو بڑا کام جماعت احمدیہ کے ذمہ لگایا گیا تھا پورا کرنے میں مدرسہ احمدیہ نمایاں پارٹ ادا کرتا رہا ہے۔ مدرسہ احمدیہ کی ان ہی نمایاں خدمات کے سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ اس درسگاہ کے فارغ التحصیل علماء اکناف عالم میں پھیل کر اعلائے کلمۃ اللہ کا مقدس فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ گزشتہ سال کی تعلیمی رپورٹ پیش کرتے ہوئے خصوصی رنگ میں مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے طلبہ کی کمی تعداد کا ذکر کیا۔ اور احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے ہونہار بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرنے کی تحریک فرمائی۔ تقسیم انعامات کے سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مقررہ فنڈ کی کمی کا ذکر کر کے ان احباب کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جنہوں نے انعامات کے لئے قابل قدر عطیہ جات عنایت فرمائے تھے۔ اسی طرح مدرسہ کی دیگر ضروریات کو پورا کرنے اور مالی اعانت کے ضمن میں محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی، محترم میر داؤد احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی توجہ اور شفقت کا خاص طور پر ذکر کیا۔

دوسرے عزیزی مکرم ماسٹر عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول نے سال گزشتہ کی رپورٹ پیش کی جس میں آپ نے اسکول کی تقسیم ملک سے قبل کی خدمات کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ اسکول دن بدن شاہراہ ترقی پر گامزن ہے۔ اسکول کے لئے کچی عمارت کی بجائے پختہ عمارت بن چکی ہے۔ مگر ابھی توسیع کی بہت ضرورت ہے۔ گزشتہ سال اسکول کے پرائمری حصہ کے سرکاری طور پر منظور ہونے کے بعد مڈل حصہ کی دو سال کے لئے مشروط منظوری بھی حاصل ہو چکی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے اچھی لائبریری اور سائینس لیبارٹری کا ہونا ضروری ہے۔

اس کے بعد محترم صاحب صدر نے گزشتہ سال ہر دو درسگاہوں کے سالانہ امتحان میں اول و دوم آنے والوں کو انعامات تقسیم فرمائے۔ پھر آپ نے حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے بتایا کہ ایک محدود دستیع نظر رکھنے والے اور وسیع نظریہ رکھنے والے کی کوششوں میں فرق ہوتا ہے۔ اوّل الذکر کی کوشش محدود ہوتی ہے۔ مگر ثانی الذکر وسیع کوشش کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے موجودہ وقت میں ہماری کوششیں اور اخراجات مادہ پرست انسان کے لئے مجنوانے کی بڑ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔ مگر ہمیں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اسی طرح اپنی کامیابی پر یقین ہے جس طرح حضرت آدمؑ۔ نوحؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یقین تھا۔ اس ضمن میں ہر دو درسگاہوں کی کوششوں اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے صاحب صدر نے فرمایا کہ ان سے ایسے فارغ التحصیل نکلے جنہوں نے جماعت کے مختلف عہدوں کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ تقسیم ملک سے قبل کے اساتذہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے احسن طور پر طریقہ تعلیم کو بیان کرتے ہوئے موجودہ کارکنان کو ان کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے ساتھ ہی طلبہ کو

۳۔ بھی بہترین اور زریں نصائح سے نوازا۔ ایسے طلبہ کو بھی خاص انعامات دیئے جانے کا اعلان فرمایا جو ایک مقررہ معیار پر پورے اتریں گے۔

اس کے بعد دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نیا مالی سال

وصولی بقایا جات اور صحیح تشخیص بجٹ کی طرف خاص توجہ دی جائے

یکم مئی ۱۹۶۶ء سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نیا مالی سال شروع ہو چکا ہے گزشتہ مالی سال کے آخر تک جملہ جماعتوں کے بجٹ وصولی اور بقایا کی پوزیشن کی اطلاع ہر جماعت کے سیکرٹری مال کو عنقریب بھجوائی جا رہی ہے۔ جس کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ متعدد جماعتوں کے ذمہ لازمی چندہ جات کی کثیر رقوم بقایا ہیں اور بعض جماعتوں کے ذمہ کئی سالوں کی رقوم بقایا چلی آرہی ہیں۔ ایسے بقایا جات کی وصولی تب ہی ممکن ہو سکتی ہے جبکہ جماعتوں کے جملہ افراد اور عہدیداران ایک نئے عزم اور ارادہ کے ساتھ بقایادار اور نادہند احباب کو بار بار جھنجوڑیں اور اس وقت تک دم نہ لیں کہ جب تک وہ بیدار نہ ہو کر اپنی مالی ذمہ داری کو عملی طور پر ادا کرنا شروع نہ کر دیں۔

بنیادی طور پر جو بات جماعتی چندوں میں غیر معمولی اضافہ کا باعث ہو سکتی ہے وہ بجٹ کی تشخیص اور نادہندوں کے متعلق مؤثر کارروائی کرنا ہے لیکن بہت سی جماعتیں، اوّل تو نادہند احباب کو بجٹ میں شامل کرنے سے گریز کرتی ہیں اور اگر کسی کا نام رکھتی ہیں تو بجائے اصل آمد کے مطابق پوری شرح سے بجٹ بنانے کے جو چندہ کوئی لکھا دے وہی بجٹ میں لکھ لیا جاتا ہے۔ اس طرح بے شرح اور نادہند احباب کی اصلاح میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ اور آمد لازمی چندہ جات میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔

دوسری اہم بات نظام وصیت میں شمولیت ہے اور مرکز کی مالی حالت کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے ضروری ہے کہ صاحب جائداد موصیان اپنی زندگی میں حصہ جائداد ادا کریں۔ اس تحریک کا اعلان بیشتر ازیں بذریعہ اخبار بدر اور سائیکلوسٹائل تحریک متعدد بار کیا جا چکا ہے۔ لیکن تا حال بہت کم دوستوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔

جس حد تک بقایادار احباب کا تعلق ہے ان کی طرف فوری توجہ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا مندرجہ ذیل تاکیدی ارشاد درج کیا جاتا ہے۔

"میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا
ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں وہ مجھے یہ بات یاد
۔۔۔۔۔۔ نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں
یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔"

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت بالخصوص عہدیداران اور مبلغین کرام اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف کما حقہ توجہ دیں اور جملہ سست، کمزور اور بقایادار احباب کی اصلاح کے لئے فوری طور پر کوشش فرمائیں تاکہ نئے مالی سال میں نہ صرف سو فیصدی چندہ کی ادائیگی ہو سکے۔ بلکہ سابقہ کے ساتھ سابقہ بقایا کی خاطر خواہ وصولی بھی ممکن ہو سکے۔

امید ہے کہ جملہ احباب جماعت مرکز کے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے اپنے مالی فرائض کی طرف متوجہ ہو کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے اور عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ سب کو اس کی توفیق بخشے اور حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا۔ مورخہ ۲۲/۴ کو مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب منڈا کا ساکن بھدرواہ ٹرک کی چھت پر بیٹھے بجلی کی تار سے گردن اور انگلی پر سخت چوٹ آئی۔ عزیز موصوف جماعت کے مخلص کارکن اور آنریری مبلغ ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد

علاقہ جنوبی ہند کا تبلیغی و تربیتی دورہ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مالاباری انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد دکن

عید کی تقریبات

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مقررہ پروگرام کے مطابق یوم الحج اور عید الاضحیہ کے ایام میں اراکین وفد کا شیموگہ میں قیام تھا لیکن بعض سہولتوں اور ضروریات کے پیش نظر نظارت کی اجازت سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ محترم مولوی بشیر احمد صاحب یادگیر۔ محترم مولوی سمیع اللہ صاحب بمبئی اور خاکسار یادگیر چلے جائیں۔ اور ۵ اپریل کو جملہ اراکین وفد بنگلور آ جائیں۔ چنانچہ اس پر عملدرآمد کرتے ہوئے مورخہ ۵ اپریل کو محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب اور خاکسار بنگلور پہنچے (مولانا سمیع اللہ صاحب کے متعلق اطلاع ملی کہ مدراس میں وفد سے آملیں گے)

بنگلور میں ورود اور کامیاب جلسے

ریلوے اسٹیشن پر احباب جماعت نے نہایت محبت اور خلوص کے ساتھ اراکین وفد کا استقبال کیا۔ اور موٹر کار میں رہائش گاہ پہنچے۔ رہائش کا انتظام محترم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب کے دولتکدہ میں کیا گیا۔

یہاں کی جماعت نے پہلا دن لجنہ اماء اللہ کے جلسہ کا انتظام کیا تھا جس میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت مستورات مدعو تھیں۔

یہ اجلاس مکرم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب کی زیر صدارت پردے کی رعایت سے منعقد کیا گیا۔ سب سے پہلے محترم حکیم محمد دین صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ اس کے بعد عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ رحمونانہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعدہٗ خاکسار نے لجنہ اماء اللہ کا قیام اور اس کا مقصد بیان کرتے ہوئے ان کو ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ آئندہ آنے والی نسلوں اور اولادوں کو بگاڑنے اور بنانے کا کام عورتوں کا ہے۔ حضرت رسول پاک صلعم نے فرمایا کہ الجنۃ تحت اقدام الامہات جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے اس ارشاد نبوی میں یہ حکمت ہے کہ ماؤں کے قدم اور ان کی زندگی اولاد کو جنت کی طرف لے جانے والی ہو اور جہنم کی طرف لے جانے والی ہو۔ اسی سلسلہ میں خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے بعض ہدایات و ارشادات سنائے۔

دوسری تقریر محترم حکیم محمد دین صاحب کی ہوئی۔ آپ نے قوا انفسکم و اھلیکم نارًا کی تلاوت کرتے ہوئے بتایا کہ صرف اپنی ہی اصلاح کرنے اور اپنے آپ کو ہی جہنم کے عذاب سے بچانے کی فکر کرنا فائدہ مند نہیں جب تک اپنے اہل و عیال کو بھی جنت کے وارث نہیں بناتے۔

اس ضمن میں آپ نے حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور صحابیات کی پاکیزہ اور ایمان افروز زندگی بطور مثال پیش فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے اخیر میں مستورات سے دین کی خاطر قربانی کرنے کا ذکر کرتے ہوئے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین و تحریک فرمائی۔

اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے سورۃ النصر کی تلاوت کرتے ہوئے اُن امور کا ذکر فرمایا جن سے جماعت میں اتحاد و اتفاق اور نظام کی مضبوطی قائم ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے سورۃ الحجرات کے بعض ارشادات و احکامات بیان فرمائے آپ نے بتایا کہ دوسروں کی تحقیر، عیب چینی، چغلخوری، بدظنی، غیبت یہ تمام ایسی بدیاں ہیں جن سے نظام میں رخنہ پیدا ہوتا ہے اور قوموں کے اتحاد و اتفاق کو تباہ و برباد کرتی ہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں کئی واقعات سنائے۔ اپنی تقریر کے آخر میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی بے نظیر اور لافانی قربانیوں کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے رستہ میں قربانی کرنے اور اپنی اولاد کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔

یہ تربیتی جلسہ دو گھنٹہ کے بعد ٹھیک ۷ بجے شام دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔

دوسرے دن عام جلسہ مقرر کیا گیا۔ اس کا اعلان تمام شہر میں موٹر کار میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کیا گیا۔ اور بڑے بڑے پوسٹر شہر کی تمام جگہوں پر چسپاں کئے گئے اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں مقامی اردو اور انگریزی اخباروں میں اعلان بھی کرایا گیا۔

اس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ پوری جلسہ گاہ بھری ہوئی تھی اور سامعین اوّل تا آخر نہایت انہماک سے بیٹھے رہے۔ مکرم الحاج بی۔ ایم۔ عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور کے دولت خانہ کے سامنے کا وسیع احاطہ جلسہ گاہ کے لئے منتخب کیا گیا اور خوبصورت شامیانے لگائے گئے اور ٹیوب لائٹ وغیرہ سے خوب سجایا گیا اور سامعین کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق یہ جلسہ زیر صدارت مکرم الحاج بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور ٹھیک ۹ بجے شب منعقد ہوا۔ [illegible] تلاوت قرآن مجید کے بعد سب سے پہلی تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] زندہ مذہب کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے رسول کریم صلعم کی بعثت سے قبل تمام دنیا کی حالت آپ کی بعثت اور دعاوی، مکی زندگی ہجرت، سراقہ بن مالک کا واقعہ وغیرہ بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کے مستقبل بعید کے حالات کے تعلق سے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور تفصیل سے بتایا کہ وہ تمام پیشگوئیاں اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے سورۃ تکویر کی تشریح فرمائی اور ان تمام علامات کو اس زمانہ کے ساتھ چسپاں کر کے دکھایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بہترین رنگ میں بیان فرمائی۔ مختلف قسم کے اعتراضات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات اقدس پر نازیبا رنگ میں کئے جاتے ہیں۔ دوران تقریر میں آپ نے ان کا عمدہ پیرایہ میں جواب دیا۔

اس تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر مولوی محمد امام صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ اور پھر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے مسئلہ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے قرآن کریم و احادیث صحیحہ میں بیان زیر دہ دلائل کے علاوہ موجودہ زمانہ کی جاری عظیم الشان تحقیقات کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت فرمائی۔ اس سلسلہ میں آپ نے کفن کی وہ چادر جس میں صلیب پر سے اُتار لینے کے بعد آپ کے جسم کو لپیٹا گیا تھا آپ کی جوانی، ادھیڑ عمر، اور بڑھاپے کی تصاویر کا ذکر کیا اور دیگر اخبارات و رسائل کے حوالجات پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد آپ نے ختم نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ اور اسکی تشریح اچھے انداز میں بیان فرمائی۔

اس جلسہ کی آخری تقریر خاکسار کی زیر عنوان اکناف عالم میں تبلیغ اسلام جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوئی۔ خاکسار نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے وقت۔ اسلام اور مسلمانوں کے گمراہ کن حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ کی آمد دعاوی اور عظیم الشان کارہائے نمایاں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کے ذریعہ کی جانے والی تبلیغی سرگرمیوں اور اُن کے خوشکن نتائج کا تفصیل سے ذکر کیا۔

اس کے بعد ایک غیر از جماعت دوست نے اپنی ایک نظم مدح خدا میں خوش الحانی کے ساتھ سنائی اس کے ساتھ ہی انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مشہور نظم "اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے" نہایت وجد آفریں انداز میں سنائی۔ اُس وقت تمام سامعین پر ایک سکوت طاری تھا۔ اور غیر از جماعت فرد کی زبان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک نظم اس طرح خوش الحانی سے سُن کر ہم احمدیوں کے دل شادمان اور آنکھیں فرط مسرت سے پُرنم ہو رہی تھیں۔

خاکسار کی تقریر کے دوران ایک صاحب نے مولوی ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کا ایک پمفلٹ بعنوان تفسیر خاتم النبیین مکرم صدر صاحب کے سامنے پیش کرتے ہوئے اس کا جواب دینے کا مطالبہ کیا۔ چونکہ وقت کافی ہو چکا تھا اور اس پورے کتابچہ کا تفصیلی جواب دینے کی گنجائش نہیں تھی تاہم مکرم مولوی بشیر احمد صاحب نے اس کتابچہ میں سے دو تین اعتراضات کا مدلل رنگ میں جواب دیا۔

اس کے بعد صاحب صدر نے اپنی تقریر میں یہ اعلان کیا کہ تبلیغی وفد کا کل شام تک بنگلور میں قیام رہے گا۔ اس لئے جس کو بھی تبادلہ خیالات کرنا ہو وہ کل صبح ۱۰ بجے کے بعد جب بھی چاہیں تشریف لا سکتے ہیں۔

صدارتی تقریر شکریہ اور دعا کے بعد یہ جلسہ نہایت خیر و خوبی اور امید سے کہیں بڑھ کر کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سینوں کو صداقت احمدیت قبول کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

چونکہ جلسہ میں اس بات کا اعلان کیا گیا تھا کہ ہمارے تبلیغی وفد نے متلاشیان حق و محققین احمدیت سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے کل مورخہ ۶ اپریل کا پورا دن وقف کر لیا [illegible] (باقی صفحہ [illegible] پر)

آپ کا چندہ اخبار بدر مورخہ ۲۸ ۱/۶۶ و ۲۸ ۲/۶۶ سے ختم ہے

نمبر شمار	خریداری نمبر	نام خریدار	تاریخ اختتام چندہ
۱	۱۰۰۶	مکرم سیٹھ عبد القادر صاحب	۲۸ ۲/۶۶
۲	۱۰۴۳	″ ایس۔ ایم احمد رانچی	″
۳	۱۰۶۸	محمد مظاہر حسن صاحب چرگاؤں	۲۸ ۱/۶۶
۴	۱۰۸۶	″ ایس۔ اے رزاق صاحب بیکاپور	″
۵	۱۰۸۸	″ مظفر احمد صاحب جمشید پور	″
۶	۱۱۳۰	″ قریشی مختار احمد صاحب لکھنؤ	″
۷	۱۱۴۴	″ عبد العزیز صاحب ہینکنڈہ	″
۸	۱۱۸۷	″ سید غلام ابراہیم صاحب پردیپ	۲۸ ۲/۶۶
۹	۱۱۹۲	″ محمد رفیق صاحب مدراس	″
۱۰	۱۲۲۵	″ محمد قاسم صاحب اڈکور	″
۱۱	۱۲۴۴	″ عبد السلام صاحب ٹاک سرینگر	۲۸ ۱/۶۶
۱۲	۱۲۴۵	″ حمید الدین صاحب لودھی پور	۲۸ ۲/۶۶
۱۳	۱۲۵۳	″ شیخ علی ظہیر صاحب ظہیر آباد	۲۸ ۱/۶۶
۱۴	۱۲۶۶	″ سید جعفر حسین صاحب شاد نگر	″
۱۵	۱۲۸۳	مکرمہ ناصرہ سراج صاحبہ حیدر آباد	۲۸ ۲/۶۶
۱۶	۱۳۶۷	مکرم ایم۔ اے رشید صاحب	۲۸ ۱/۶۶
۱۷	۱۴۴۹	″ ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگلپور	″
۱۸	۱۵۹۶	″ ایس۔ بی شاہ صاحب کھڑک پور	۲۸ ۲/۶۶
۱۹	۱۶۶۸	″ احمد صاحب ایم۔ اے فاضل دیوبند	″
۲۰	۱۴۸۹	″ مقبول احمد صاحب	۲۸ ۱/۶۶
۲۱	۱۴۹۷	″ محمد نعمت اللہ صاحب	۲۸ ۱/۶۶
۲۲	۱۴۹۸	″ قاسم داؤد صاحب	″
۲۳	۱۵۰۱	″ بشیر احمد صاحب	″
۲۴	۱۵۰۳	مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ	″
۲۵	۱۵۱۰	مکرم عبد الستار صاحب کان پور	۲۸ ۲/۶۶
۲۶	۱۵۶۸	″ ایم۔ اے رشید صاحب	″
۲۷	۱۵۸۵	″ جمال احمد سکندر آباد	۲۸ ۲/۶۶
۲۸	۱۵۸۹	″ ایس۔ ایم رضوان صاحب پٹنہ	″
۲۹	۱۵۹۰	″ منور علی صاحب کٹک	″
۳۰	۱۶۸۱	″ محمد شفیع صاحب احمدی	۲۸ ۱/۶۶

مہربانی کر کے مندرجہ بالا احباب اپنا اولین فرصت میں چندہ بدر ارسال کر کے مشکور فرماویں۔

(مینیجر اخبار بدر قادیان)

بقایا داران اخبار بدر

اخبار بدر کے بقایا داران احباب کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے کہ وہ اپنا بقایا چندہ فوری طور پر ارسال فرما کر ممنون فرماویں۔ ان کی خدمت میں دفتر کی طرف سے متعدد خطوط تحریر کئے جا چکے ہیں۔

ایسے احباب جن کا چندہ ایک مدت سے ختم ہو چکا ہے خود ہی غور فرماویں کہ چندہ نہ بھیج کر اور اخبار بھی جاری رکھ کر وہ صرف سلسلہ کے اخبار کو ہی نقصان نہیں پہنچا رہے بلکہ اس میں ان کا اپنا بھی نقصان ہے۔ کیونکہ سلسلہ کا نقصان ہر احمدی کا نقصان تصور کیا جائے گا۔ اور یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ اگر احباب سال سال دو دو سال تک چندہ ارسال نہ کریں تو یہ مرکزی اخبار کیسے اپنے پاؤں پر گزارہ کر سکتا ہے۔ اور اس کی اشاعت میں کیسے اضافہ ہو سکتا ہے

اس لئے ایسے احباب جن کا چندہ بدر ایک مدت سے ختم ہو چکا ہے مؤدبانہ التماس کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں چندہ ارسال کر کے دفتر بدر کو اس کی اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔ ایک ماہ کے انتظار کے بعد فہرست بقایا داران اخبار بدر میں بھی شائع کر دی جائے گی۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

ایک سنہری موقعہ

جو دوست اخبار بدر اپنے نام یا کسی دوسرے مستحق دوست کے نام جاری کرانے کے لئے پورا چندہ سات روپے سالانہ ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کچھ پرچے رعایتی قیمت پر جاری کرنے مقصود ہیں۔ جو ضرورتمند دوست نصف قیمت مبلغ تین روپے پچاس پیسے نقد ارسال فرمائیں گے۔ ان کی رقم موصول ہونے پر ان کے نام ایک سال کے لئے اخبار بدر جاری کر دیا جائے گا۔ دوست اس سنہری موقعہ اور رعایت سے فائدہ اٹھا کر اپنے نام اخبار جاری کرائیں۔ اور زیر تبلیغ دوستوں کے نام بھی اخبار جاری کرا کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(مینیجر اخبار بدر قادیان)

تبلیغی دورہ (بقیہ صفحہ ۵)

بتا دیا گیا تھا لیکن افسوس کہ کسی کو بھی توفیق نہ ہوئی کہ وہ ہم سے گفتگو کریں اور یہ شک و شبہات کا ازالہ کریں۔ ہاں جلسہ کے بعد بعض احباب ہم سے ملے اور بعض سوالات کئے جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔

دورہ کے درمیان نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے یہ وفد کو ہدایت ملی کہ مورخہ ۸ اپریل کو منعقد ہونے والی جماعت احمدیہ کیرالہ کی سالانہ کانفرنس میں [illegible] اور اس سلسلہ میں مورخہ ۸ اپریل تک کالیکٹ (مالابار) پہنچ جائے چنانچہ اس کی تعمیل میں اراکین وفد مورخہ ۷ اپریل کی شام کو بنگلور سے کالیکٹ کے لئے روانہ ہوگئے۔

بنگلور ریلوے اسٹیشن پر احباب جماعت کثیر تعداد میں الوداع کہنے کے لئے حاضر تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کے اخلاص اور ایمان میں برکت اور فضیلت عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواستہائے دعا (۱) خاکسار نے پری نائنو کا امتحان دیا ہے۔ درویشان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ براہ کرم خاکسار کی امتحان میں ۲

دوستوں اور درویشوں کی خدمت میں گذارش

یہ عاجز اپنے تیز سائیکل پر ضروری سامان سفر رکھ کر جو محترمی قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے خرید دیا ہے۔ جزاہ (اللہ تعالیٰ) ۱۱ اپریل ۱۹۶۶ء کو لاہور سے روانہ ہوا تھا۔ اور مریدکے۔ راہوالی۔ گجرات۔ دیونا۔ کھاریاں۔ سعادت پور رات کو قیام کرتا ہوا ساتویں دن ۱۷ اپریل کو ۱۵۰ میل سفر کر کے بخیر و عافیت میرپور پہنچ گیا۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ۔ راستہ میں دو بار آندھی اور بارش نے مجھے گھیر لیا۔ مگر کوئی نقصان مالی نہیں ہوا۔ ۱۵ مجالس میں پیغام حق پہنچایا۔ ۲۰ کتب تقسیم کیں۔ ایک کالج کے طلباء میں ایک گھنٹہ تک سفر کے حالات سنائے۔ اس وقت تک میرا کل سفر سائیکل پر ۲۰۲۶۳ میل ہوا ہے اور اب تین سائیکل موجود ہیں مزید درخواست دعا ہے۔ عاجز قریشی محمد عبد اللہ

۲۔ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید شمس سالم خانپور ملکی۔

(۳) میری والدہ محترمہ جنابہ زینب بی بی صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ جگر کی خرابی پیشاب دیگر امراض میں مبتلا ہیں اس وقت حالت بہت نازک ہے۔ احباب جماعت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام ...

۴۔ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار مقبول احمد تنکی مبلغ جمشید پور۔

خطبہ جمعہ

چندہ تحریک جدید کے دفتر سوم کا اجراء۔ یہ دفتر یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے شمار کیا جائے گا۔

جماعتوں کو باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانیوالوں کو اس میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے

لازمی چندہ جات کے بجٹ میں تمام احمدیوں کو شامل کیا جائے۔ جماعتیں اس وہم کو دل سے نکال دیں کہ اس سے ان کی گرانٹ پر بُرا اثر پڑے گا

عہدیداروں کو چاہیئے کہ چندہ وقت پر وصول کیا کریں تاکہ سال کے آخر میں کوئی دقّت نہ ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ راپریل ۱۹۶۶ء

مرتبہ:۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد، تعوذ اور فاتحہ شریف کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پچھلے دنوں خاکسار کی طبیعت خراب رہی گو اب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے

کافی افاقہ ہے لیکن کمزوری اور سردرد ابھی باقی ہے۔ باوجود دوائی کھانے کے آج بھی سر میں کافی درد محسوس کر رہا ہوں لیکن جمعہ ایک ایسا موقعہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے جس سے فائدہ اُٹھانا ضروری ہے تاکہ جماعت کو اس کی ذمہ واریوں کی طرف متوجہ کیا جا سکے۔ اس لئے میں بعض باتیں مختصراً دوستوں کے سامنے رکھتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ گذشتہ سوڈیڑھ سو سال سے عیسائیت اپنے سارے دجل، سارے فریب، اپنے سب اموال اور اپنی ساری قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہو رہی ہے۔ اور اب بھی ہر قسم کے حملے کر رہی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک فرزند جلیل اور اسلام کے ایک طاقتور پہلوان کی شکل میں مبعوث نہ فرماتا۔ تو عیسائیت اسلام کے خلاف شاید میدان مار چکی ہوتی اور شاید ان بدقسمت مسلمانوں کی خواہش پوری ہو جاتی۔ جنہوں نے

قرآن کریم کی تعلیم

سے منہ موڑ کر عیسائیت کی آغوش میں دنیا کی آسائشیں اور دنیا کے آرام ڈھونڈ رکھتے ہیں جیسے کہ مولوی عماد الدین جو مسجد آگرہ) کے امام اور خطیب تھے مسلمانوں سے نکل کر عیسائیوں میں شامل ہو گئے تھے۔ اور ان کا یہ خیال تھا کہ عنقریب ہی وہ وقت آنے والا ہے کہ اگر ہندوستان میں کسی کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گی کہ وہ کسی مسلمان کو دیکھے تو اس کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکے گی اور ہندوستان میں اسے کوئی مسلمان بھی نظر نہیں آئے گا۔ سب مسلمان عیسائی ہو جائیں گے۔

اس زبردست حملہ اور ان خواہشات کو دیکھ کر جو عیسائی مناد کے دل میں گدگدی لے رہی تھیں۔ اپنے

دین کی حفاظت کیلئے

اور اپنی توحید کی خاطر غیرت دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور عیسائیت کے خلاف آپ کو اس قدر زبردست دلائل براہین اور نشانات اور معجزات عطا کئے کہ ان کے ذریعہ عیسائیت کا حملہ ہر میدان میں آہستہ آہستہ رکنا شروع ہوا۔ اور جہاں جہاں بھی احمدی پہنچے وہاں نہ صرف یہ کہ عیسائیت کا حملہ رک گیا۔ بلکہ

عیسائیت کے خلاف جوابی روحانی حملے

شروع ہو گئے۔ حتیٰ کہ عیسائیوں کو مجبوراً آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنا پڑا۔ اور اب تک پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں

اس روحانی مہم کو تمام اکناف عالم میں چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کے القاء سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نومبر ۱۹۳۴ء سے تحریک جدید کا اجرا کیا تھا۔ دوست جانتے ہیں کہ اس تحریک کے ذریعہ دنیا کے بہت سے ممالک میں عیسائیت کا نہ یہ دست خوشکن اور کامیاب مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

پس حضور نے نومبر ۱۹۳۴ء میں یہ تحریک جاری فرما کر

مالی قربانیوں کا جماعت سے مطالبہ

فرمایا۔ پہلا مطالبہ ۲۷ ہزار روپے کا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والی اس جماعت نے وقت کی ضروریات کو سمجھتے ہوئے تقریباً ۹۸ ہزار روپیہ حضور کی خدمت میں پیش کر دیا۔

اس کے بعد حضور نے دفتر دوم کا اجراء فرمایا۔ اس سے پہلے جن لوگوں نے اس تحریک میں حصہ لیا تھا ان کو دفتر اول قرار دیا۔ جواب تک جاری ہے۔ دفتر اول میں حصہ لینے والوں کی تعداد

قریباً پانچ ہزار تھی

جواب کم ہوتے ہوتے ۴۲ سو تک رہ گئی ہے۔ کیونکہ جو پچاس، ساٹھ اور ستر سالہ احمدی اس وقت دفتر اول میں شامل ہوئے تھے۔ ان میں سے بہت سے اپنے مولیٰ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ اس طرح ان کی تعداد گھٹتی رہی یہ ایک ایسی بات ہے جو واضح تھی۔ اور یہ بھی واضح تھا کہ غلبہ اسلام کی جو مہم تحریک جدید کے ذریعہ جاری کی گئی ہے وہ وقتی نہیں بلکہ قیامت تک جاری رہنے والی ہے اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

دفتر دوم کی بنیاد

رکھی۔

جب ۱۹۴۴ء میں دفتر دوم جاری کیا گیا تو پہلے سال اس کی آمد صرف ۴۲،۷۲۰،۵۲ روپے تھی۔ اور بیس سال بعد یعنی ۱۹۶۳ء میں اس کی آمد ۲،۹۰،۰۰۰ روپے (دو لاکھ نوے ہزار روپے) تک پہنچ گئی۔ کیونکہ شروع میں بہت سے ایسے نوجوان اس میں شامل ہوئے جنہیں صرف جیب خرچ مل رہا تھا۔ اور معمولی چندہ ادا کر کے

ثواب حاصل کرنے کی خاطر

وہ اس میں شامل ہوئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل فرمایا وہ تعلیم سے فارغ ہو کر کام پر لگ گئے۔ اور اپنی دنیوی ذمہ داریوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ انہوں نے ایک احمدی کی ذمہ داریوں کو بھی نبھانا شروع کیا۔ اس طرح ترقی کرتے کرتے ۱۹۶۴ء میں ان کا چندہ

باون ہزار سے دو لاکھ نوّے ہزار

تک پہنچ گیا۔

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں دفتر اوّل میں شریک ہونے والوں کی تعداد پانچ ہزار تھی اور دفتر دوم میں شامل ہونے والوں کی تعداد قریباً بیس ہزار تک پہنچ چکی ہے بہرحال دفتر اوّل کے مقابلہ میں یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ اگر دس سال کے بعد ایک اور دفتر کھولا جاتا تو ۱۹۵۴ء میں

دفتر سوم کا اجراء

ہونا چاہیئے تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی کسی خاص مشیت یا ارادہ کی وجہ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۴ء میں دفتر سوم کا اجراء نہیں فرمایا۔ ۱۹۶۴ء میں دفتر دوم کے بیس سال پورے ہو جاتے ہیں۔ اس وقت حضرت مصلح موعودؓ بیمار تھے۔ اور غالباً بیماری کی وجہ سے ہی حضور کو اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ کیونکہ امام کی بیماری کے ساتھ

ایک حد تک نظام بھی بیمار ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تحریک جدید کی طرف سے بھی حضور کی خدمت میں اس کے متعلق لکھا نہیں گیا۔ میں چاہتا ہوں کہ اب دفتر سوم کا اجرار کر دیا جائے لیکن اس کا اجرا یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے۔ اس طرح یکم نومبر ۶۵ء سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء تک ایک سال بنے گا۔ میں اس لئے ایسا کر رہا ہوں تاکہ دفتر سوم بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی

خلافت کی طرف منسوب ہو

اور چونکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے اعلان کی توفیق دے رہا ہے اس لئے میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے بھی اپنے فضل سے ثواب عطا کرے گا اور اپنی رضا کی راہیں مجھ پر کھولے گا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ دفتر سوم کا اجرا یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے ہو۔ دوران سال نومبر کے بعد جو نئے لوگ تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل ہوئے ہیں ان سب کو دفتر سوم میں منتقل کر دینا چاہیئے۔ اور تمام جماعتوں کو

ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ

نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ دوست جانتے ہیں کہ جہاں ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑھتی ہے اور نئے احمدی ہوتے ہیں وہاں ہزاروں احمدی بھی ایسے ہوتے ہیں جو نئے نئے کمانا شروع کرتے ہیں۔ یہ ہماری نئی پود ہے اور ان کی تعداد کافی ہے کیونکہ بچے جوان ہوتے ہیں تعلیم پاتے ہیں اور پھر کمانا شروع کرتے ہیں اور باہر سے بھی ہزاروں کمانے والے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں اس طرح ہمیں کافی تعداد میں ایسے احمدی مل سکتے ہیں جو دفتر سوم میں شامل ہوں ہمارا یہ کام ہے کہ ہم ان کو اس طرف متوجہ کریں تاکہ وہ عملاً دفتر سوم میں شامل ہو جائیں۔

سو یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے دفتر سوم کا اجرار کیا جاتا ہے۔ تحریک جدید کو چاہیئے کہ وہ فوراً اس طرف توجہ دے اور اس کو منظم کرنے کی کوشش کرے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چند دن کے بعد یعنی یکم مئی سے

ہمارا نیا مالی سال

شروع ہو رہا ہے اس کے متعلق جماعتوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ تساہل اور خوف سے کام نہ لیں۔ ان ہر دو وجوہ کی بنا پر ہمارا بجٹ صحیح تشخیص نہیں ہوتا۔ بعض جماعتیں تساہل سے کام لیتی ہیں۔ اس طرح جو نام بجٹ میں آنے چاہئیں وہ نہیں آتے۔ اور بعض جماعتیں اس خوف سے کہ اگر کمزوروں کو بجٹ میں شامل کیا گیا تو ہمارا چندہ اتنے فیصدی وصول نہیں ہو گا جتنے فیصدی چندہ پر گرانٹ ملتی ہے صحیح حالات مرکز کے سامنے نہیں رکھتیں اور اس خوف کی وجہ سے صحیح بجٹ نہیں بناتیں۔

میں تمام جماعتوں کو یقین دلاتا ہوں کہ کمزوروں کی کمزوری کے نتیجہ میں

آپ کی گرانٹ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا

بشرطیکہ آپ کی غفلت کی وجہ سے پہلے مضبوط لوگ کمزور نہ ہو جائیں۔ آپ اس خیال سے کہ اگر بجٹ صحیح بنا اور آمد پوری نہ ہوئی تو ہماری گرانٹ پر اثر پڑے گا جو خطرناک غلطی کر رہے ہیں آئندہ ہرگز نہ کریں۔

پس بجٹ پورا بنائیں اور حتی الوسع اسے پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ اگر آپ چندہ ان دوستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جنہوں نے سال گزشتہ میں چندے ادا کئے تھے اس سال بھی پورا ہو جائے گا تو کل چندہ کی فیصدی اگر پوری نہ بھی ہو تو آپ کو گرانٹ مل جائے گی اس لئے بغیر کسی خوف و خطر کے آپ صحیح بجٹ بنائیں دراصل اس وجہ سے کہ صحیح بجٹ نہیں بنتا ہمارے نئے احمدیوں کی تربیت میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں کو یہ توفیق بھی حاصل نہ تھی کہ وہ خدا تعالیٰ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر دو آنے بھی خرچ کریں۔ آپ کے ذریعہ ایک حرکت شروع ہوئی اور وہ محبت الٰہی اور محبت رسول جو بظاہر مٹ چکی تھی یا غفلت کے پردوں کے نیچے دبی ہوئی تھی ابھرنا شروع ہوئی پہلا جلوہ اس روحانی زندگی کا یا روحانی حرکت کا جو ان وجودوں میں نظر آیا وہ یہی ہے کہ کسی نے ایک پائی چندہ دے دیا کسی نے اکنی چندہ دے دیا کسی نے روپیہ اور کسی نے دو روپے اور اس وقت کے حالات کے زیر نظر دلوں کی یہ اتنی بڑی تبدیلی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کے نام اپنی کتب میں درج کر کے ان کے نام کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا۔

چونکہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ

کے نتیجہ میں ایک فعال اور زندہ جماعت پیدا ہو چکی ہے اس لئے جو لوگ نئے نئے آ کر اس میں شامل ہوتے ہیں ان پر پرانے مخلصین کو بعض دفعہ غصہ آتا ہے کہ یہ لوگ چندہ کم کیوں دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ان کی اپنی حالت یا ان کے باپ اور دادا کی حالت یہ تھی کہ پائی خرچ کر کے قیامت تک زندگی حاصل کر لی ٹھیک ہے کہ ہم آپ علیہ السلام کے فیض اور آپ کے خلفاء کی روحانی برکات کے نتیجہ میں زیادہ مخلص ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں قربانیوں کے لئے زیادہ ہمت دیتا چلا جاتا ہے۔ لیکن ہماری ابتدا تو دونی اور چونی سے ہوئی تھی نا؟؟

اسی طرح جو نئے آنے والے ہیں انہیں بھی تو تربیت حاصل کرنے کے لئے کچھ وقت دینا چاہیئے۔ اور ان کے متعلق غصہ کے اظہار کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ وہ ایسے ماحول سے نکل کر آتے ہیں جن میں خدا کے نام پر ایک دھیلا دینا بھی موت سمجھا جاتا تھا۔ اور ایسے نئے ماحول میں داخل ہوتے ہیں جس میں دنیا کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی اور خدا اور رسول کے نام پر سب کچھ قربان کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کو تربیت پاتے ہوئے کچھ وقت لگے گا۔ آپ ان کا نام بجٹ میں شامل نہ کر کے

انہیں تربیت سے محروم کرتے ہیں

اگر بجٹ میں ان کا نام آ جائے تو ہمیں علم ہے کہ یہ نئے دوست ہیں۔ اگر وہ اب چونی بھی دے دیں تو ٹھیک ہے لیکن وہ آئندہ سال بغیر کسی کوشش اور زیادہ دباؤ کے اپنے اندر نیا احساس پائیں گے کیونکہ وہ سال بھر دیکھیں گے کہ مسجد میں جو شخص ان کے دائیں کھڑا ہوتا ہے وہ موصی ہے اور اپنی آمد کا دس فیصدی ادا کرتا ہے۔ تحریک جدید اور وقف جدید اور دوسری تحریکوں میں بھی حصہ لیتا ہے اور بائیں بھی ایسے لوگ کھڑے ہیں۔ آخر خود بخود ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ ہم ان لوگوں سے کیوں پیچھے رہیں!؟ اس طرح اللہ تعالیٰ ان پر فضل نازل فرمائے گا۔ اور خود بخود ان کے دل میں قربانی کے لئے جوش پیدا ہوتا جائے گا۔

پس جب آپ ایسے لوگوں کو بجٹ میں شامل ہی نہیں کرتے تو وہ تربیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ آپ انہیں چندہ کی تحریک ہی نہیں کرتے۔

اگرچہ اور بھی بہت سی تنظیمیں ہیں جن کی وجہ سے ہم ایک دوسرے سے ملتے جلتے رہتے ہیں لیکن

چندہ بھی ایک اہم سکیم ہے

کیونکہ ہر ماہ محصل چندہ کی وصولی کے لئے لوگوں کے پاس جاتا ہے اور تحریک کرتا ہے کہ چندہ دو۔ جب کسی کا نام بجٹ میں شامل ہی نہ کیا جائے گا تو اسے تحریک کیسے کی جائے گی؟؟؟

اسی طرح اس نے تو آپ کے ماحول میں جو اس کے لئے اجنبی تھا۔ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر چھلانگ لگا دی لیکن اگر آپ نے اس کی طرف توجہ نہ کی تو یقیناً وہ تربیت حاصل نہ کر سکے گا۔ اور آخر پیچھے ہٹ جائے گا تو یہ بڑا ظلم ہو گا ایسے انسان پر!!

پھر میں سمجھتا ہوں

کہ ریسرچ کے لئے بھی یہ ایک بڑا دلچسپ مضمون ہو گا کہ مثلاً زید ۱۹۶۶ء میں احمدی ہوتا ہے۔ اسے قاعدہ کے لحاظ سے پچاس روپے چندہ دینا چاہیئے لیکن وہ کہتا ہے کہ میں صرف ایک روپیہ دوں گا۔ ہم اسے کہتے ہیں ٹھیک ہے تم ایک روپیہ ہی دو کیونکہ اس کی تربیت نہیں ہوئی ہوتی لیکن وہ ہمارے ماحول میں رہتے ہوئے اس ایک روپیہ پر قائم نہیں رہ سکتا۔ دوسرے سال وہ ایک روپیہ سے بڑھا کر پانچ، دس پندرہ اور بیس روپیہ کر دے گا۔ اور آخر پچاس روپے کی بجائے وہ ساٹھ روپے ادا کرنے لگے گا اور دو تین سال تک جب اس کی تربیت پختہ ہو جائے گی۔ تو وہ کسی صورت میں آپ سے پیچھے رہنے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔ بلکہ اس کی غیرت یہ تقاضا کرے گی کہ وہ دوسرے ساتھیوں سے آگے بڑھ جائے۔ کیونکہ اسے احساس ہو گا کہ میرے ساتھی تو گزشتہ بیس سال سے قربانیاں کر رہے ہیں اور میں وہ بدقسمت انسان ہوں کہ اس بیس سال کے عرصہ میں میں ان کی مخالفت کرتا رہا ہوں۔ اب جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر صداقت کھول دی ہے مجھے پچھلے دھونے بھی دھونے ہیں۔ اس طرح وہ آگے بڑھنے والوں سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا! ایسی کئی مثالیں ہماری اسلامی تاریخ میں پائی جاتی ہیں۔

پس

بجٹ پورا بنائیں

اور اس وہم، خوف اور خطرہ کی بنا پر کہ اگر آپ نے صحیح بجٹ بنایا تو شاید آپ کی گرانٹ میں کمی ہو جائے اپنے کمزور یا نئے احمد بھائیوں پر ظلم نہ ڈھائیں۔ اگر

آئندہ سال آپ اپنی آمد سے یہ ثابت کر دیں کہ جو پرانے چندہ دینے والے ہیں اُنہوں نے پہلے سال کی نسبت کم نہیں دیا تو پھر آپ کو پوری گرانٹ ملے گی۔ مثلاً پچھلے سال ساٹھ ہزار روپیہ کا بجٹ تھا جو آپ کے سارے کم۔ وروں کو شامل کر کے ایک لاکھ بنتا ہے تو اگر آپ کے نئے سال کی آمد ساٹھ ہزار روپیہ سے اوپر ہو گئی ہے اور کمی واقع نہیں ہوئی تو یقیناً آپ کی گرانٹ میں کمی نہیں کی جائے گی۔

اس لئے

سب احمدیوں کو بجٹ میں شامل کریں

اس طرح ہم ان کی تربیت کی طرف متوجہ بھی ہوں گے۔ ہم ان کے لئے دعائیں بھی کریں گے اور تدابیر سے بھی انہیں سمجھانے کی کوشش کریں گے اور میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارا رب آہستہ آہستہ ان کے دلوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا کرتا چلا جائے گا اور وہ پہلے آنے والوں کی نسبت پیچھے رہنے والے نہیں بنیں گے بلکہ کچھ عرصہ کے بعد شاید وہ ان سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش شروع کر دیں۔ وہ اس احساس سے آگے بڑھیں گے کہ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس زمین پر جو ایک نور نازل ہوا تھا ہم ایک لمبے عرصہ تک اس نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرتے رہے اور بجائے اس کے کہ ہم اس نور سے اپنے سینہ و دل کو منور کرتے ہم نے اس سے منہ پھیر لیا۔

پس

یہ نہایت ہی ضروری بات ہے

کہ بجٹ پورا کیا جائے۔ اگر باوجود میری اس تاکید کے ہمارے عہدیداروں نے غفلت برتی تو ان کی غفلت کو دور کرنے کے لئے مجھے مناسب قدم اُٹھانا پڑے گا لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے اس روحانی تکلیف میں نہیں ڈالیں گے۔

تیسری بات

جو میں صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کے متعلق کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ قریباً دو ہفتے ہوئے میں نے جماعت کو متوجہ کیا تھا کہ ہمارا مالی سال قریباً ختم ہو رہا ہے آپ اس ماہ کے اندر اندر اپنا بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ مجھے ایسا کہنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ آپ میں سے اگر سارے نہیں تو بیشتر ایسے ہیں جو اپنا بجٹ ماہ بماہ پورا نہیں کرتے اور انتظار کرتے ہیں کہ سال کے آخری دو ماہ میں بجٹ کو پورا کر دیں گے۔

اس میں شک نہیں کہ دیہاتی جماعتیں ماہانہ چندہ نہیں دیتیں اور نہ ہی دے سکتی ہیں کیونکہ ان کی آمد کا انحصار فصلوں پر ہوتا ہے اور فصلیں ہر ماہ نہیں کاٹی جاتیں۔ سال کے دو موسم ہیں جن میں فصلیں کاٹی جاتی ہیں اور وہی دو موسم ہیں جن میں ہماری دیہاتی جماعتیں اپنے چندے ادا کرتی ہیں۔ پس دیہاتوں میں دو دفعہ چندہ ادا کرنے کا وقت ہوتا ہے۔

لیکن وہ جماعتیں یا جماعتوں کا وہ حصہ جن کی آمد ششماہی نہیں بلکہ ماہانہ ہوتی ہے، ان سے

چندے ماہوار ہی وصول ہو جانا چاہئیں

اس سے نہ صرف یہ فائدہ ہو گا کہ ہمیں آخر سال میں زیادہ کوفت برداشت نہ کرنی پڑے گی۔ اس سے بڑھ کر ہمیں یہ فائدہ بھی ہو گا کہ ہماری روحانیت ترقی کرے گی کیونکہ وہ روحانی غذا جو معین وقفہ کے بعد کھائی جائے اس سے روحانیت ترقی کرتی ہے۔ جسمانی غذا کو لیجئے! پانچ دن کے بعد پانچ دن کا کھانا کھا لینے سے انسان کی جسمانی قوت بڑھتی نہیں بلکہ اکٹھے کھانا کھا لینے سے پیٹ خراب ہو جاتا ہے۔ اسہال شروع ہو جاتے ہیں وغیرہ۔ اور بجائے فائدہ کے نقصان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی قوت کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ روح کو روحانی غذا معین اوقات میں پہنچتی رہے ورنہ جسمانی بیماریوں کی طرح روحانی امراض اور عوارض روح کو لاحق ہو جاتے ہیں۔ مثلاً نماز ہی کو لے لو۔ اگر کوئی شخص صبح کے وقت پانچوں نمازیں اکٹھی ادا کر لے تو وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کو پانچوں نمازیں بر وقت ادا کرنے سے جو روحانی غذا حاصل ہو سکتی تھی وہ اسے حاصل ہو جائے گی کیونکہ جہاں تک نماز کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے علم کامل میں یہ ہے کہ روح کو پانچ مختلف اور معین وقتوں میں نماز کی صورت میں غذا ملنا ضروری ہے ورنہ روح کمزور ہو جائے گی۔ اگر آپ ان پانچ وقتوں کی بجائے ایک ہی وقت میں پانچ نمازیں ادا کر ناچاہیں تو یہ ایک بیہودہ اور لغو خیال ہو گا۔

ہمیں یہ سوچنا چاہیئے

کہ اگر ساتویں دن پینتیس نمازیں ادا کرنے سے روح کی قوت قائم رہ سکتی تو یقیناً اللہ تعالیٰ ساتویں دن ہم سے پینتیس نمازیں پڑھواتا اور روزانہ پانچ وقت نماز ادا کرنے کا حکم نہ دیتا۔

تو اللہ تعالیٰ کے علم میں تو یہ ہے کہ روزانہ معین اوقات میں پانچ دفعہ میرے حضور میں حاضر ہو کر اپنی عاجزی، تذلل اور نیستی کا اقرار کر کے انسان کو روحانی غذا حاصل کرنی چاہیئے ورنہ اس کی روحانی قوت قائم نہ رہ سکے گی اور وہ کمزور ہو جائے گا۔ اسی طرح حج کرنا ساری عمر میں ایک دفعہ فرض ہے۔ زکوٰۃ کا ہر سال ادا کرنا فرض ہے اور مختلف عبادتوں کے لئے مختلف اوقات مقرر ہیں۔ اب اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ میں دس سال تک زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اس سال کے بعد ایک دفعہ ہی ادا کر دوں گا تو اس کی روحانی [illegible] اور قوت قائم نہیں رہ سکے گی۔

پس یہ جو ہمارے چندے ہیں جو ہر ماہ بعد اور بعض دو سرے چھ ماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدر ہیں وہ انہیں نہیں ملیں گی۔ اور ان میں روحانی کمزوری پیدا ہو جائے گی۔

پس

عہدیداران کو چاہیئے

کہ چندے اپنے وقت پر وصول کریں [illegible]
آخری مہینہ انہیں زحمت [illegible]
اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔

درخواست دعا [illegible]
امام [illegible] حضرت مسیح موعود کے پرانے صحابی ہیں
آجکل بیمار [illegible] کمزور ہو گئے ہیں بزرگان [illegible]

تحریک جدید کے دفتر سوم کا اجراء

جماعت کی نئی پود کے لئے خوشخبری!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۲ ۴/۶۶ کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے دفتر سوم کا اجراء فرما دیا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کی تاریخ یکم نومبر ۱۹۶۵ء مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ یہ دفتر بھی ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مقدس سے منسوب ہو سکے۔ جماعت احمدیہ کے جو افراد اب تک دفتر اول یا دفتر دوم میں شامل نہیں ہو سکے۔ انہیں چاہیئے کہ اب دفتر سوم میں شمولیت کی سعادت حاصل کریں اشاعتِ اسلام کے ثواب عظیم سے جماعت کی نئی پود اور نو احمدی افراد کے لئے نیز وہ احباب جو اب برسرِ روزگار ہوئے ہیں ان کے لئے ایک اہم اور نادر موقعہ بہم پہنچا کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہم پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کے ماتحت جماعت کے متعلقہ عہدیداران اور مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ نہ صرف خود اس بابرکت تحریک میں شمولیت فرمادیں بلکہ جماعت کا کوئی فرد خواہ وہ بچہ ہو یا بوڑھا، عورت ہو یا مرد۔ اب اس تحریک میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ تحریک جدید کے ذریعہ سے اب تک ساٹھوں میں جس شاندار طریق پر تبلیغ اسلام ہوئی ہے وہ کسی وضاحت کی محتاج نہیں اور دنیا کا کوئی قابل ذکر ملک ایسا نہیں ہے جہاں تحریک جدید کے ذریعہ سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام نہ پہنچا ہو پس ایسی بابرکت تحریک میں شمولیت سے محرومی بہت بڑے روحانی خسارہ کی بات ہے۔

پس اس اعلان کے ذریعہ سے جہاں دفتر سوم میں شمولیت کی تحریک کی جا رہی ہے وہاں عہدیداران اور احباب سے یہ بھی گذارش ہے کہ دفتر اول اور دفتر دوم کے بقایا جات بھی جلد از جلد ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں تاکہ دفتر دوم کا اُنیس سالہ ریکارڈ بھی مکمل ہو سکے۔ جماعتوں کے امراء، صدر صاحبان اور متعلقہ عہدیداران مال سے نیز مبلغین کرام سے گذارش ہے کہ دفتر سوم کی فہرست جلد از جلد مرتب کر کے دفتر ہذا ارسال فرما دیں تاکہ یہ فہرست مجموعی طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھجوائی جا سکے۔ یہ بھی یاد رہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے وعدہ کی مقدار کم از کم دس روپیہ سالانہ مقرر فرمائی اور یہ رقم سال میں ادائیگی کر سکے۔ [illegible] کوئی زیادہ رقم بھی ہے سالانہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور اپنے فرائض کے سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق [illegible]

تحریک فضل عمرؓ فاؤنڈیشن فنڈ

میں

حصّہ لینے والے دوستوں کی تیسری فہرست

بیشتر ازیں حضرت فضل عمرؓ فاؤنڈیشن فنڈ کے وعدوں کی دو فہرستیں اخبار بدر مورخہ ۳۱ رمارچ و ۲۱ راپریل میں شائع کروائی جا چکی ہیں۔ اس کے بعد اب تک نظارت ہذا میں اس بابرکت تحریک میں جن احباب کی طرف سے وعدوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کی قربانی قبول فرمائے۔ اور اس کا بہترین اجر بخشے۔ آمین

اس تحریک میں وعدوں اور وصولی کی پہلی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض ملاحظہ و دعا بھجوائی جا رہی ہے جن دوستوں کی طرف سے تا حال اس تحریک میں وعدے نہیں بھجوائے گئے انہیں چاہیئے کہ وہ بلا تاخیر جلد اپنے وعدے بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

مکرم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل
امیر جماعت احمدیہ قادیان معہ اہل و عیال ۱۵۰۱/-
" مرزا بشیر احمد صاحب معہ اہل و عیال قادیان ۳۶/-
" ملک نذیر احمد صاحب معہ اہل و عیال " ۱۸۱/-
" چوہدری منور علی صاحب معہ اہل و عیال " ۱۰۰/-
" " عبدالقدیر صاحب معہ اہل و عیال " ۱۰۱/-
" خلیل الرحمٰن صاحب معہ اہل و عیال " ۵۱/-
" سید عبدالمصور صاحب معہ اہل و عیال " ۱۰۱/-
" عبدالحمید صاحب ملکانہ منجانب
والد عبدالرحیم صاحب ملکانہ مرحوم ۱۰/-
والدہ صاحبہ ۱۰/-
ہمشیرہ مرحومہ امۃ الرشید صاحبہ ۱۰/-
ہمشیرگان ۶/-
برادران ۶/-
اہلیہ صاحبہ ۴/-
خود ۶/-
مکرم الفضل احمد صاحب تنویر معلم جامعہ احمدیہ قادیان ۲۷/-
" شاہ محمد صاحب قادیان ۴۲/-
مکرمہ استانی امۃ المنان صاحبہ منجانب
مرزا منور احمد صاحب قادیان ۲۰/-
منصورہ صاحبہ بنت " " ۱۰/-
امۃ المومن صاحبہ بنت " " ۱۰/-
ناصرہ بیگم صاحبہ " " " ۱۰/-
راشدہ شاہین صاحبہ " " " ۱۰/-
مرزا اظہر احمد صاحب ابن " " ۱۰/-
مرزا مظفر احمد صاحب " " ۱۰/-
مرزا انور احمد صاحب " " ۱۰/-
مکرم ظہور احمد صاحب گجراتی مع اہل و عیال قادیان ۱۰۰/-
" مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری مع اہل و عیال ۵۰/-
" صدیق امیر علی صاحب موگرال ۱۰۰/-
فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ اول " ۱۰۰/-
حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ دوم " ۱۵/-
بچگان ۸۵/-
مکرم ایم کے یوسف حسین صاحب " ۴/-
" ایم کے یحییٰ صاحب " ۲/-

مکرم پی شیخ علی صاحب معہ اہل و عیال موگرال ۱۰/-
" پی - اے عبدالقادر صاحب " " ۲۵/-
" موسیٰ حسن صاحب " " ۱۰/-
" سید اسمٰعیل صاحب " " ۵/-
" پی - اے مولوی محمد صاحب " " ۲/-
" اے - پی عبداللہ صاحب " ۲۵/-
" ایم - جے عبدالحمید صاحب " ۱۰/-
" ایم - عبداللطیف صاحب " ۴/-
" غلام رسول احمد صاحب چیمہ ۱۰۰/-
محترمہ پیری بی بی صاحبہ موسیٰ بنی ماٹینز ۵۰/-
مکرم شیخ داؤد احمد صاحب وارننگ ۱۰۰/-
منجانب والد مرحوم حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ ۱۰۰/-
والدہ محترمہ شیخ داؤد احمد صاحب ۱۰۰/-
مرحوم خسر عزیز علی صاحب ۵۰/-
خورشید اختر مرحومہ ۵۰/-
اہلیہ صاحبہ مرحومہ ۱۰۰/-
مرحوم بہن بھائی ۱۰۰/-
مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب سرینگر ۱۰۰/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " " ۱۰۰/-
بچی " " " ۵۰/-
مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مع اہل و عیال " ۱۰۰/-
" عبدالسلام صاحب " ۱۰۰/-
عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ بنت ماسٹر
محمد اسمٰعیل صاحب شوپیاں ۱۰۰/-
مکرم بابو تاج الدین صاحب پراونشل امیر
جماعتہائے کشمیر سرینگر ۱۵۰/-
" سید عاشق حسین صاحب خانپور ملکی ۳۰۰/-
" نظام الدین صاحب " ۳۰/-
" میر عبدالحمید صاحب " ۳۰/-
" اختر حسین صاحب قادیانی ۳۰/-
" محمد ظہیر الدین صاحب علی پور کھیڑہ ۱۱/-
" یعقوب الرحمٰن صاحب اڑیسہ ۱۵۱/-
" سید مبشر الدین صاحب معہ لواحقین " ۱۰۰/-
" احمد رضی اللہ صاحب معہ اہل و عیال " ۱۵۰/-
" محمد ظہور حسین صاحب سنبل پور " ۱۰۰/-

مکرم ایس - اے یوسف الدین صاحب کٹک ۳۰/-
" پروفیسر انوار الحق صاحب " ۱۵۵/-
" محمد صدیق صاحب ثانی آف لونجھ ۲۵/-
" سید محی الدین صاحب وکیل رانچی ۳۰۰/-
" سید محمد سلیمان صاحب جمشید پور
" پراونشل امیر جماعتہائے احمدیہ بہار ۱۰۰/-
" سید عبدالمجید صاحب جمشید پور ۲۰/-
" سید حمید الدین صاحب " ۶۰/-
" عقیل احمد صاحب " ۵/-
" مقبول احمد صاحب " ۱۰/-
" انیس احمد صاحب " ۱۰/-
" شیخ رسول صاحب " ۳۰/-
" منصور احمد صاحب " ۱۰/-
" تقی احمد صاحب " ۱۰/-
" ناصر احمد صاحب " ۱۱/-
" بشیر الحق صاحب " ۶/-
" تاج علی صاحب " ۵/-
" محمد علی صاحب " ۱۰/-
" محمد احمد صاحب سیکرٹری مال " ۱۰۴/-
" غلام نبی صاحب سنور کنی پورہ ۱۰۰/-
" عبداللطیف صاحب کانپور ۱۰۰/-
" امین محمد یوسف صاحب باندہ ۱۰۰/-
" محمد عبداللہ صاحب ڈاہرشورت ۲۱/-
" غلام محمد صاحب گنائی " ۱۰/-
" عبدالوہاب صاحب " ۱۰/-
" شیخ عبدالرشید صاحب " ۱۵/-
" محمد شعبان صاحب ڈار " ۱۵/-
" عبدالغنی صاحب بٹ " ۱۰/-
" عبدالخالق صاحب راتھر " ۹/-
" عبدالغفار صاحب لون " ۳۲/-
" محمد شعبان صاحب زرگر " ۶/-
" قادر کوے صاحب " ۳/-
" غلام محمد شاہ صاحب " ۳۰/-
" عبدالستار صاحب لون " ۶/-
" عبدالغنی صاحب راتھر " ۳/-
" رسول راتھر صاحب " ۳/-
" عبدالغنی صاحب گنائی " ۶/-
" مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ ۲۵۰/-
مکرمہ والدہ صاحبہ " " " ۵۰/-
" اہلیہ صاحبہ " " " ۱۰۰/-
مکرم محمد علیم صاحب ابن " " " ۱۶/-
مکرمہ نسیمہ طاہرہ صاحبہ بنت " " ۱۶/۶۶
مکرم محمد نسیم صاحب ابن " " ۱۶/۶۶
" محمد وسیم صاحب " " " ۱۶/۶۶
مکرمہ شکیلہ ناہدہ صاحبہ بنت " " ۱۶/۶۶
مکرم کلیم صاحب ابن " " ۱۶/۶۶
" محمد نور عالم صاحب " ۱۰۱/-
" بشیر احمد صاحب کشکی " ۵۰۵/-
" بشیر احمد صاحب مالاباری " ۱۰۱/-
" ای محمد احمد صاحب " ۳۰/-
" شفیع احمد صاحب " ۳۰۰/-
" محمد حنیف صاحب " ۱۰۰/-

مکرم ٹی عبدالحمید صاحب مالاباری کلکتہ ۵۰/-
" ٹی مصطفیٰ صاحب " ۱۰۰/-
" کے پی عبدالحمید صاحب " ۱۵۰/-
" سید فیروز الدین صاحب " ۱۰۰/-
" شرافت احمد خان صاحب " ۱۰۰۰/-
" فضل محب عمر صاحب " ۱۰۰/-
" مسعود احمد صاحب " ۱۰۰/-
" مشرق علی صاحب " ۱۰۰/-
" روشن علی صاحب " ۱۵/-
" شمس الدین صاحب حیدری " ۱۰/-
" کریم بخش صاحب " ۴۰/-
مکرمہ نعیمہ خاتون صاحبہ اہلیہ کریم بخش صاحب ۳۵/-
مکرم سید سعید احمد صاحب کلکتہ ۵۰/-
مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ " ۲۰/-
مکرم سید ظفر احمد صاحب " ۲۵/-
" سید نعیم احمد صاحب ۱۵/-
مکرم ظہور حسین صاحب پٹنہ ۲۰/-
" بو البرکات صاحب معہ مرتضیٰ ندوی ۱۶/-
" عبدالصمد صاحب " ۱۰۰/-
" شریف احمد صاحب رورکیلہ ۶۰/-
" حافظ صالح محمد صاحب سکندر آباد ۱۰۰/-
" یوسف الہ دین صاحب " ۱۰۰/-
منجانب حضرت بھائی سیٹھ عبداللہ
الہ دین صاحب مرحوم " ۱۰۰/-
مکرم سیٹھ علی محمد صاحب الہ دین ۵۰/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " ۲۵/-
" صدیقہ خاتون صاحبہ بنت " " ۲۵/-
مکرم غلام قادر صاحب شرق " ۷۵/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " " ۳۰/-
مکرم محمود احمد صاحب ابن " " " ۱۵/-
" مقصود احمد صاحب ابن " " ۱۵/-
" بشیر احمد صاحب شرق " ۱۵/-
مکرمہ فرحت اختر صاحبہ " ۵۰/-
مکرم سلطان محمد صاحب " ۲۵/-
بنت " " ۲۵/-
" لطف اللہ صاحب " ۳۰/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " ۲۰/-
بنت " " ۱۰/-
مکرم عمر دین صاحب " ۱۱۰/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " ۵۰/-
والدہ صاحبہ یوسف الہ دین صاحب " ۲۵/-
(دہلی)

نکاح کے اعلان

مورخہ ۱۲ راپریل بروز بدھ بعد نماز ظہر حضرت مولانا حکیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا (۱) صغورہ بی بی صاحبہ بنت شیخ نذیر صاحب کا نکاح شیخ جلال الدین صاحب ابن شیخ شمس الدین صاحب ساکن شنکر پور کے ساتھ بعوض پانچ صد حق مہر (۲) زینب النساء بنت شیخ نذیر الدین صاحب ساکن شنکر پور کا نکاح شیخ عبدالحلیم ابن شیخ عبدالرشید ساکن قاضی محلہ کٹک کے ساتھ بعوض پانچ صد حق مہر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

خاکسار شیخ قمر الدین قائد مجلس خدام الاحمدیہ کٹک

ایک غیر احمدی دوست کے بعض سوالوں کے جوابات

(۵)

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ مقیم مظفر پور بہار

س۔ آپ لوگوں کا دعوے ایثار و ہمدردی کا ہے وہ درست و دشمن کے ساتھ برابر ہے یا آپ بھی اپنے دشمنوں کو موقع پاکر ٹھوکر وں سے اڑا دینے کے قائل ہیں۔ اور اگر آپ کے ساتھ خواہ وہابی ہو یا سنی یا بریلوی خواہ کسی بھی عقیدے کا ہو کیا وہ اپنے عقیدے پر جا رہ کر آپ کے ساتھ تبلیغ جو عیسائیوں کے رد وغیرہ میں ہو کر سکتا ہے یا اسے آپ کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے مجبور ہونا پڑے گا۔ کیا کوئی سُنّی آپ کے ساتھ آرام کی زندگی بسر کر سکتا ہے؟

ج۔ جماعت احمدیہ اسلامی اخلاق کو از سر نو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے اس لئے موقع پاکر دشمنوں کو ٹھوکر وں سے اُڑا دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

گالیاں سُن کر دُعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

۱۔ مجھے ہرگز ہرگز نہیں ہے کسی سے
یہی دنیا میں کرب کا نکلا جاتا ہو
۲۔ نکالا مجھے جس نے میرے چمن سے
یہی اس کا بھی دل یہ نکلا جاتا ہو

پس جماعت احمدیہ کے قلوب میں بنی نوع انسان کے ساتھ بے لوث اور سچی ہمدردی کا جذبہ پایا جاتا ہے اور وہ لوگ جو احمدیوں کے قریب رہتے ہیں یا انہیں احمدیوں سے سابقہ پڑا ہے اگرچہ وہ کسی مذہب و عقیدہ سے بھی ہوں اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ دین کے معاملہ میں جبر کرنا ہرگز جائز نہیں ہے اس لئے جماعت احمدیہ اپنا عقیدہ منوانے کے لئے کسی کو مجبور نہیں کر سکتی۔ اور نہ کرتی ہے۔

باقی رہا عیسائیوں وغیرہ کو تبلیغ کرنے کا سوال، سو یاد رکھنا چاہیئے کہ تبلیغ انسان انہیں عقائد کی بنیاد پر کر سکتا ہے جنہیں وہ دل سے مانتا ہے۔ ایک غیر احمدی جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجسدِ عنصری آسمان پر زندہ مانتا ہے خلق طیور، احیاء موتیٰ وغیرہ کی صفات حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کرتا ہے۔ لہذا ہمارے نزدیک عیسائیوں میں اس کی تبلیغ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی ایسا شخص جماعت احمدیہ کی تنظیم میں داخل ہو کر اور اپنے عقائد پر قائم رہ کر تبلیغ کا فریضہ انجام دے سکتا ہے۔ البتہ مسلمانوں کی کوئی ایسی تنظیم جو عیسائیوں یا دوسرے غیر مسلموں میں تبلیغ کا پروگرام بنا کر مثبت کام کرے گی تو جماعت احمدیہ کہ اس کی مخالفت نہیں کرے گی بلکہ ہر موقعہ پر اس سے جائز تعاون بھی کرے گی۔ اگر کوئی جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہے تو اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ وہ روپے پیسے سے اس کی مدد کرے اور اس کا لٹریچر خرید کر دوسروں تک پہنچائے۔

س۔ "دجال یاجوج ماجوج اور قیامت کی دس علامتوں کا مختصر مگر خلاصہ واضح جواب عنایت فرمایئے۔ کہ بغیر ان چیزوں کے ظہور کے عیسےٰ علیہ السلام کیسے آجائیں گے۔

ج۔ دجال دجال اور اس کے گدھے کے متعلق قیاس آرائیاں کی گئی ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ دجالی فتنہ، یاجوج ماجوج اور صلیبی فتنہ کی خبریں ہمیں قرآن کریم اور احادیث نبوی سے ملتی ہیں۔ اگر ہم قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں ہی مذکورہ فتنوں کا تعین و تشخص بھی کریں اور پھر دورِ حاضرہ کی بعض اقوام پر بطور مشاہدہ چسپاں کر دیں تو کسی قسم کا کوئی محذورِ عقلی لازم نہیں آتا۔ بلکہ یہ حقیقت بالبداہت سامنے آجاتی ہے کہ دورِ حاضر کے متعلق ہی یہ پیشگوئیاں کی گئی تھیں اور یہ پیشگوئیاں ٹھیک وقت پر ٹھیک فعل میں جلوہ گر ہو کر سامنے آگئی ہیں۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

"ہر نبی اپنی اُمت کو فتنہ دجال سے ڈراتا چلا آیا ہے" (مشکوٰۃ)

اس حدیث میں تمام پہلے اور آخری فتنوں سے بڑا فتنہ دجال کا قرار دیا گیا ہے۔ لیکن قرآن کریم میں "دجال" کا کوئی لفظ موجود نہیں ہے۔ اب یہ بات ہر مسلمان آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے کہ اتنا بڑا فتنہ جس کی دُنیا میں نظیر بھی پائی نہیں جاتی اسے قرآن کریم نظر انداز نہیں کر سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم میں دجال کا ذکر ضرور موجود ہے لیکن ایک دوسرے اسلوب سے اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدًّا ان دعوا للرحمٰن ولدًا یعنی قریب ہوگا کہ زمین و آسمان پھٹ جائیں اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں اس عقیدہ کی وجہ سے کہ رحمٰن کا ایک بیٹا ہے۔

قرآن کریم میں اسقدر سرزنش اور کسی عقیدہ رکھنے والوں کو نہیں کی گئی۔ جس قدر مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دینے والوں کو مندرجہ بالا آیت میں کی گئی ہے۔ گویا جس طرح حدیث نبوی میں سب سے بڑا فتنہ دجال کو قرار دیا گیا ہے اسی طرح قرآن کریم کی اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ آئندہ زمانہ میں عیسائیت کا فتنہ اس انداز سے برپا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر نہیں ہوگی۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ دجالی فتنہ درحقیقت عیسائیت کا فتنہ ہی تھا جو اس آخری زمانہ میں برپا ہونے والا تھا۔

دوسرا ثبوت اس بات کا کہ دجالی فتنہ درحقیقت عیسائیت کا ہی فتنہ ہے یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال کے فتنہ سے بچنے کے لئے سورہ کہف کی ابتدائی آیات مطالعہ کرنی چاہئیں (مشکوٰۃ) چنانچہ جب ہم مذکورہ آیات کو دیکھتے ہیں تو ان آیات میں سوائے عیسائیت کے باطل عقائد کے رد کے اور کوئی مضمون بیان نہیں کیا گیا اور اس موقعہ پر بتایا گیا ہے کہ خدا نے اپنے رسول پر ایک کتاب نازل فرمائی ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کو ڈرانے اور ہوشیار کرنے کے لئے نازل کی ہے۔ جو خدا کا ایک بیٹا مانتے ہیں۔ یہ بہت بڑے فتنے کی بات ہے اور سراسر جھوٹ ہے۔" وغیرہ وغیرہ (الکہف)

بہرحال یہ دوسرا عظیم الشان ثبوت اس بات کا ہے کہ دجالی فتنہ درحقیقت عیسائیت کا فتنہ ہے۔

تیسرا ثبوت یہ ہے کہ قرآن کریم اور حدیث میں آخری زمانہ کے متعلق نئی نئی سواریوں کی تخلیق کی خبریں دی گئی ہیں۔ "اذا العشار عطلت (التکویر) ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا (الحدیث) اس کے مقابل پر بھی دجال کی ایک خاص اور عجیب الخلقت سواری کا تذکرہ احادیث میں پایا جاتا ہے جسے چکدار "حمار" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جس کے دو کانوں کے درمیان ستر ہاتھ کا فاصلہ بتایا گیا ہے۔ اور اس سواری پر دجال کا غلبہ بتایا گیا ہے چنانچہ دورِ حاضر کا مشاہدہ کرنے کے ساتھ ہی یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ دورِ حاضر کی وہ نئی نئی سواریاں جنہوں نے اس ارض و سما کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ یہ درحقیقت ان پیشگوئیوں کا صدور و ظہور ہے جن کی خبر آج سے چودہ سو سال قبل قرآن و حدیث میں دی گئی تھی اور اس حقیقت کا کوئی شخص بھی انکار نہیں کر سکتا کہ ان سواریوں کی جولان گاہیں عیسائیت کے دورِ اقتدار سے شروع ہوئی ہیں۔ پس یہ اس بات کا تیسرا ثبوت ہے کہ دجالی فتنہ درحقیقت عیسائیت کا فتنہ ہے جو دھوپ صدی میں اپنے جملہ وسائل کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہوا ہے۔

چوتھا ثبوت یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں دجالی فتنہ کو سب سے بڑا فتنہ قرار دیا ہے اور مسیح موعود کے ہاتھ پر اس کا قتل بتایا اسی طرح صلیبی فتنہ کو بھی ایک بڑا فتنہ قرار دے کر اس کا انسداد بھی مسیح موعود کے ہاتھ پر بتایا ہے فرمایا کہ یکسر الصلیب (بخاری) کہ مسیح موعود صلیبی فتنہ کو توڑے گا پس ثابت ہوا کہ دجال اور صلیبی فتنہ درحقیقت ایک ہی فتنہ ہے اور دورِ حاضر کا مشاہدہ بھی اس کا کھلا کھلا ثبوت پیش کر رہا ہے۔

پانچواں ثبوت یہ ہے کہ دورِ حاضر میں خود مسلمانوں کے تمام معروف فرقے

رجعت احمدیہ کو بشیر ثابت کرنا حیات مسیح کے قائل ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ عیسائیت کی عمارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دینے کی بنیاد پر استوار ہے۔ پس جبکہ خود مسلمان بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرے انبیاء علیہم السلام سے مستثنیٰ قرار دے کر حی و قیوم تسلیم کر لیتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ خود مسلمانوں کے عقائد میں بھی فتنہ صلیبی نے اپنا پورا پورا اثر و نفوذ پیدا کر لیا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پرندے بنا کر اُڑانا، مردے زندہ کرنا، مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو شفا دینا، اذن اللہ ہونا اور صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی مس شیطان سے پاک ہونا ایسے بے بنیاد عقائد ہیں جو علماء اسلام میں رواج پا گئے تھے اور ان عقائد کی وجہ سے صلیبی عقیدہ کی بنیاد "الوہیت مسیح" کو خود مسلمان ہی تقویت پہنچا رہے تھے۔ پس دور حاضر میں نہ صرف یہ کہ عیسائیت اپنی مادی قوت کے اعتبار سے غالب آ چکی تھی۔ اور مسلمانوں کی ساری شان و شوکت عیسائیت کے دست تشدد کی نذر ہو چکی تھی بلکہ مذہبی اعتبار سے بھی صلیبی عقیدہ نے مسلمانوں کے قلوب تک اپنی رسائی حاصل کر لی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ قرآن کریم اور حدیث میں عیسائیت اور دجالیت کے فتنوں کو جو درحقیقت ایک ہی فتنہ کے دو نام ہیں سب سے بڑا فتنہ قرار دیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "وفات مسیح" ثابت کر کے عیسائیت اور دجالیت کے خیالی خدا کو مردہ ثابت کر کے مسئلہ الوہیت مسیح اور مسئلہ کفارہ کا قلع قمع فرما کر عیسائیت کے عقائد باطلہ کو توڑ کر رکھ دیا۔ قتل دجال اور کسر صلیب سے یہی مراد تھی جو پوری ہو کر اظہر من الشمس ہو گئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ان پانچ زبردست ثبوتوں کے علاوہ بھی قرآن کریم اور احادیث میں بیان فرمودہ علامات کو جب ہم دور حاضر کی عیسائی قوموں پر چسپاں کرتے ہیں تو ہمارے اس دعوے کی ناقابل تردید تصدیق ہو جاتی ہے کہ فتنہ دجالیت درحقیقت فتنہ عیسائیت کا دوسرا نام ہے۔ مثلاً دجال کے متعلق احادیث میں بتایا گیا ہے کہ وہ ویرانے پر گذرے گا اور اسے حکم دے گا کہ اپنے خزانے باہر نکال تو اس کے خزانے باہر نکل کر اس کے پیچھے ہو لیں گے۔ یا یہ کہ اس کے ساتھ ایک پہاڑ روٹیوں کا ہوگا وغیرہ وغیرہ چنانچہ عیسائیت کے دور اقتدار میں ہی زمین نے اپنے خزانے اگل دیئے اور معدنیات کی کانوں کو بے نظیر فروغ ہوا۔ اور آج دنیا کے اکثر ملک اور بالخصوص ہمارا ملک امریکہ کی روٹیوں کی طرف نگاہ لگائے ہوئے ہے۔ حدیث میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ مسیح موعود لُد مقام پر دجال کو قتل کرے گا۔ اور لُد کے معنے بحث مباحثہ کے ہیں۔ چنانچہ اسی حربہ سے حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت دجالی فتنہ پر غالب آ رہی ہے۔ نیز قرآن کریم کی سورہ مریم میں عیسائی قوم کو خصوصاً مخاطب قرار دیا گیا ہے یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ عیسائیت اور دجالیت ایک چیز ہے۔ مسلم کی ایک حدیث میں لکھا ہے کہ تمیم داری ایک صحابیؓ نے دجال کو ایک گرجے میں بندھا ہوا دیکھا تھا بحالت رؤیا و کشف۔ صحابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات بیان کی اور حضور نے یہ خبر لوگوں کو سنائی تھی جو اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ دجال کا گرجا سے گہرا تعلق ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ گرجا سے تعلق صلیبی عقیدہ رکھنے والوں کا ہے۔ بعض احادیث میں دجال کی سواری اور یاجوج ماجوج اقوام کے لمبے لمبے کانوں کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے جو درحقیقت دور حاضر کی ٹیلیفون اور ریڈیو کی ایجادات کی طرف واضح اشارہ ہے۔

یاجوج ماجوج

یاجوج ماجوج کا تذکرہ قرآن کریم اور حدیث اور بائیبل میں موجود ہے۔ بائبل میں انگریز اور روس کو یاجوج ماجوج قرار دیا گیا ہے (حزقیل و مکاشفہ) اجیج کے معنے شعلہ بھڑکنے کے ہیں پس یاجوج ماجوج کے الفاظ ہی دو ایسی قوموں کا ذکر کیا گیا ہے جو تمام کرہ ارض پر اپنا اقتدار قائم کرنے والی تھیں۔ اور آگ کے شعلوں سے ان قوموں کا گہرا تعلق ہے چنانچہ دور حاضر میں ان اقوام نے آگ سے اس طور پر کام کیا ہے کہ کسی زمانہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آتشیں اسلحہ بڑی بڑی فیکٹریاں اور دخانی اور ہوائی جہاز، ریلیں، موٹریں وغیرہ وغیرہ دور حاضر کی ایجادات سب آگ اور شعلہ پر ہی کار ہائے نمایاں دکھا رہی ہیں۔ پس یہ وہ عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں جو یاجوج اور ماجوج کے الفاظ میں مرکوز تھیں اور آج جاری اور آپ کی آنکھوں کے سامنے مِن و عَن پوری ہو رہی ہیں۔

(باقی)

تھیاسوفیکل سوسائٹی میں احمدی مبلغ کی تقریر (بقیہ صفحہ ۱)

امینی صاحب نے فرمایا کہ اس اعلانِ خداوندی نے رنگ و نسل اور چھوت چھات کے جملہ امتیازات کو ختم کر کے مساوات قائم کی ہے۔ اسلام کی یہ تعلیم کوئی خام تصور نہیں بلکہ چودہ سو سال قبل حضرت رسول عربی نے اس کو عملی شکل میں پیش فرمایا ہے۔ اسلام سے قبل عرب والوں میں اس حد تک احساس برتری تھا کہ وہ غیر عرب کو عجمی کہا کرتے تھے۔ لیکن رسولِ عربی صلعم کے گرد مختلف رنگ و مذہب، نسل و قوم کے لوگ جمع تھے۔ آنحضرت صلعم کے صحابہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ عرب اور قریش تھے تو ساتھ ہی بلال حبشیؓ، سلمان فارسیؓ، صہیب رومیؓ بھی صحابہ تھے اور یہ سب حضرات دربار نبوی میں مساویانہ عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور رشتہ اخوت کے سلک میں منسلک تھے۔

تقریر کے اختتام پر مولانا موصوف نے فرمایا کہ حج کے موقعہ پر ہر سال دنیا کے تمام گوشوں سے مسلمان خواہ وہ گورے ہوں یا کالے، اعلیٰ ہوں یا ادنیٰ، ترقی یافتہ ہوں یا پسماندہ مکہ معظمہ میں جمع ہوتے ہیں۔ اور بوقت حج سبھوں کا لباس، وضع قطع یکساں ہوتا ہے۔ نسل و رنگ، قوم و قبیلہ کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ یہی حال پنج گانہ نماز کا ہے کہ تمام چھوٹے بڑے، گورے کالے ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم کہتا ہے (۱) "اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ" اور (۲) "وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا" یعنی ہم نے ہر قوم کی طرف اپنا رسول بھیجا ہے۔ اب جبکہ دنیا کے تمام رشیوں، منیوں، اوتاروں کو اسی ایک خدا نے بھیجا ہے تو ہم اُن کے ماننے والے ہی آپس میں بھائی بھائی ہوئے۔ اگر اس اصول کو دیگر مذاہب والے تسلیم کر لیں تو دنیا میں عالمگیر اخوت قائم ہو سکتی ہے۔

مولانا موصوف کی تقریر کے وقت مکمل سکوت رہا۔ اور بڑی توجہ سے ساری تقریر سنی گئی۔ البتہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد تالیوں کی گونج اس سکوت کو توڑ دیتی تھی۔ آپ کی تقریر بے حد پسند کی گئی۔ صدر جلسہ نے آپ کی تقریر پر نہایت ہی شاندار ریویو دیا۔ اور مسز [illegible] دیوی جنہوں نے اپنی انگریزی تقریر میں بار بار کہتی رہیں کہ مولانا امینی صاحب کی تقریر کے بعد میرے بولنے کی کوئی گنجائش نہیں رہی کیونکہ تھیاسوفی جس قسم کا بھائی چارہ پیدا کرنا چاہتی ہے اور اس کے لئے جو اصول پیش کرتی ہے وہ سب اسلام میں موجود ہیں۔ بہتیرے لوگوں نے مکرم مولانا امینی صاحب کا شکریہ ادا کیا اور اقرار کیا کہ اس قسم کی تقریر اُن کی زندگی کا پہلا تجربہ ہے۔ مکرم محمد حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ بذاتِ خود خدام کے ساتھ اجلاس میں شریک تھے۔ اس موقعہ پر مقامی خدام نے تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔

اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ وہ اس کامیاب تقریر کے بہتر نتائج پیدا کرے اور سعید روحوں کو حق کی شناخت کی توفیق دے اور مولانا صاحب کے علم و [illegible] بڑھائے اور جن بھائیوں نے اس موقعہ پر دیگر جماعتی خدمات سرانجام دی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں [illegible]

دعائے مغفرت

مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب آف ستان کولم (جنوبی ہند) حال سرینگر کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک دعاگو اور احمدیت سے عشق رکھنے والی خاتون تھیں۔ بزرگان اور احباب جماعت کی خدمت میں بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر کی درخواست ہے۔

خاکسار
محمد عبداللہ نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ
قادیان

الٰہی فیصلہ

احباب کرام! وقفِ جدید سال نہم کو شروع ہوئے تقریباً چار ماہ گذر رہے ہیں۔ مگر ابھی بہت ساری جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے ابھی تک وعدے سال نہم کے نہیں روانہ کئے۔

امراء جماعت مبلغین و معلمین کرام سیکرٹریان وقف جدید و مال اس اعلان کے ساتھ ساتھ براہِ کرم توجہ فرما دیں۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ

”امراء جماعت کو چاہیئے کہ جو عہدیدار کام نہ کریں انہیں ہٹا کر نئے عہدیدار مقرر کریں اور کسی کا لحاظ اس سلسلہ میں نہ کریں۔ آخر ہم ایک فرد کا لحاظ کر کے قائم کردہ سلسلہ کو کیوں نقصان پہنچائیں!“

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ

”میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور خدمتِ اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کرو۔ جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا اُس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ یہ دعا کر چکے ہیں کہ

”اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کر اور آفات و مصائب سے اُسے محفوظ رکھ“

اور یہی وہ شخص جو اس میں حصہ لے گا حضرت مسیح موعودؑ کی دعا سے بھی حصہ لے گا اور میری دعاؤں سے بھی“

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاف صاف لفظوں میں اس موقعہ پر بیان فرمایا ہے کہ ”یاد رکھو مجھے روپے کی ضرورت نہیں میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا تعالیٰ نے دین کی اشاعت کے لئے مانگ رہا ہوں اگر تم چندہ میں حصہ نہیں لو گے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کر دے گا مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بن جاؤ“

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو فیصلہ آسمان پر ہو چکا ہے زمین پر نافذ ہو کر رہے گا دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی!!! لیکن اس راہ میں انتہائی قربانی پیش کرنا ہمارا فرض ہے یہ کام جو ایک احمدی کے سپرد ہے۔ احمدی جوانوں کے بھی احمدی بوڑھے کے بھی احمدی مرد کے بھی احمدی عورت کے بھی اور احمدی بچے کے بھی!!!

جملہ ذمہ وار احباب سے ایک مرتبہ پھر درخواست کرتا ہوں کہ وہ تحریک وقفِ جدید کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کریں اور اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت کی طرف سے وعدوں کی فہرست مرکز میں ارسال کر دی گئی ہے کہ نہیں کیونکہ یہ تحریک حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری تحریک ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب جماعت کو مالی قربانی کے میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے بڑھانے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

صدر صاحبان و سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ ہندوستان متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادِ گرامی کے مطابق تحریک جدید کے وعدوں کے بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۱ رفروری ۱۹۶۶ء کی اطلاع تمام جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو پہنچائی گئی۔ اس کے علاوہ صدر صاحبان و سیکرٹریان مال کو انفرادی طور پر اطلاع دی گئی۔ اکثر جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات آچکے ہیں لیکن بعض جماعتوں کی طرف سے چندہ تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستیں ابھی تک موصول نہیں ہوئیں۔ ایسی تمام جماعتوں کے صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ اس طرف فوری متوجہ ہوں۔ یاد رہے کہ ۳۰ رجون ۱۹۶۶ء تک ادائیگی کرنیوالے احباب کے اسماء گرامی دعائیہ فہرست میں شائع کئے جائیں گے۔ خدا تعالیٰ تمام احباب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

کامیاب ہونے والے طلباء و طالبات کی خدمت میں

(مبارکباد)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو حالیہ امتحانات میں کامیاب فرمایا ہے ان سب کی خدمت میں وکالتِ مال تحریک جدید قادیان تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہوئے ان سب کے لئے دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر انہیں اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مقدس حسب ذیل ہے:۔

”امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا تعالیٰ (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں!“

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور اُن کے والدین اور سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں تعمیر مساجد بیرون و چندہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

وصیت

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کسی کو کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیں۔ تاکہ اس کے مطابق کارروائی کی جائے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

وصیت نمبر ۱۳۵۶۰۔ میں محمد عبد الحمید گلبرگی ولد محمد غالب صاحب قوم احمدی پیشہ بیکاری عمر ۹۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۹ء ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ صوبہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان رہائشی واقعہ محلہ احمدیہ جس کا رقبہ اندازاً ۷۵۰ مربع فٹ ہے۔ اور اس میں ۵ کمرے اور ایک دالان ہے میری ملکیت ہے اس کی موجودہ قیمت ۱۰۰۰ روپیہ ہے اور کوئی جائداد نہیں میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میرا گذارہ جیب خرچ پر ہے جو ماہوار ۱۵ روپے ملتا ہے میں اس موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد محمد عبد الحمید گلبرگی موصی۔ گواہ شد محمد عبد الکریم ولد ندیم اللہ صاحب گلبرگی۔

گواہ شد۔ بشیر الدین احمد ولد قاری محمد عثمان صاحب یادگیر مرحوم ۲/۱۱/۶۴

فارم اصل آمد

دفتر ہذا کی طرف سے تمام موصیوں کے فارم اصل آمد متعلقہ افراد جماعتوں کے صدر صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ اور تمام موصیوں سے درخواست ہے کہ وہ ان فارموں کو جلد مکمل کر کے واپس ارسال فرما دیں۔ تاکہ ان کے سالانہ حسابات ان کو بھجوائے جا سکیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

خبریں

نئی دہلی ۳ رمئی۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے آج ایک انٹرویو میں بتایا کہ ایڈمنسٹریشن کے مسئلہ سے دن بدن کی مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ایڈمنسٹریشن میں کافی گراوٹ آگئی ہے۔ مرکز میں بھی اور صوبوں میں بھی اوپر سے نیچے تک سرکاری ڈھانچہ کی نچلی سطح پر بھی اسے بہتر بنانا ہوگا۔ اور نئے طریقہ کار وضع کرنے ہوں گے۔

جالندھر ۲ رمئی۔ بھارتیہ جن سنگھ کے ڈیلیگیٹ سیشن نے پنجاب کے بھاشائی تقسیم کو انتہائی افسوسناک، اور عوام سے وشواس گھات قرار دیا۔ آج صبح اس نے ایک ریزولیوشن منظور کیا جس میں کہا گیا تھا کہ پنجاب کو بھاشائی بنیادوں پر تقسیم کرنے کا فیصلہ سرکار کی اعلان کردہ پالیسی، اس کے وعدوں، ماہرین کی رائے اور عوام کی خواہشات کے بالکل برعکس ہے۔ یہ ریزولیوشن جن سنگھ کے جنرل سیکرٹری شری دین دیال اپادھیائے نے پیش کیا۔ اس ریزولیوشن میں کہا گیا کہ پنجاب کی تقسیم کے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے خلاف پنجاب میں شدید ردِ عمل ہوا۔ عوامی جذبات کو سمجھنے اور ان کا احساس کرنے کی بجائے حکومت نے جابرانہ طریقے اختیار کر لئے۔ اخبارات پر سنسر بٹھا دیا گیا۔ جلسوں اور مظاہروں پر پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ اور وسیع پیمانہ پر گرفتاریاں کی گئیں۔

جالندھر ۳ رمئی۔ آل انڈیا جن سنگھ کے سالانہ اجلاس کے سلسلہ میں آج آخری روز ڈیلیگیٹ سیشن میں پنجاب کی تنظیم نو کے متعلق جو ریزولیوشن پاس کیا گیا وہ جن سنگھ کے جنرل سیکرٹری شری دین دیال اپادھیائے نے پیش کیا اور اس کی تائید شری یگیہ دت جنرل سیکرٹری پنجاب جن سنگھ نے کی چونکہ اجلاس میں شامل ہونے والے ڈیلیگیٹوں کی بھاری اکثریت کے پنجابی صوبہ کا مطالبہ مانے جانے کے خلاف جذبات بڑے شدید تھے اس لئے یہ ریزولیوشن پیش کرنے سے پہلے پنڈت دین دیال اپادھیائے نے اپنی تقریر میں پنجابی صوبہ کے متعلق پنجاب کی جنتا اور ڈیلیگیٹوں کے خدشات دور کرنے کی پوری کوشش کی اور کہا کہ یہ کہنا کہ ہم نے پنجاب کی تقسیم کے خلاف اپنی جدوجہد بند کر دی ہے یا اپنی مخالفت ختم کر دی ہے صحیح نہیں ہماری تحریک جاری ہے۔ ہم نے جب کہ لڑائی میں عام طور پر جو تبدیلی ہوتی ہے اپنی چالیں بدلی ہیں نیتی نہیں بدلی۔

جالندھر ۲ رمئی۔ شری اٹل بہاری باجپائی ممبر پارلیمنٹ نے کل رات جن سنگھ کے ڈیلیگیشن کے کھلے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بھارت سرکار کو ملک کی شمالی سرحد کے بارے میں پہلے سے زیادہ چوکس رہنا چاہیئے۔ کیونکہ چین کی طرف سے نئی گڑبڑ کئے جانے کا امکان ہے۔ میری اطلاع ہے کہ چینی حکمران بھارت سکم و بھوٹان میں کوئی نئی گڑبڑ پیدا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس خطہ میں براہِ راست فوجی حملہ ہونے یا بڑے پیمانہ پر تخریب کاری ہونے کا امکان ہے۔ پاکستان کے ساتھ چین نے گٹھ جوڑ کے بعد موجودہ کارروائیوں سے یہ آثار ملتے ہیں کہ چین سرکار بھوٹان کے معزول شدہ وزیر اعظم کی مدد سے تبت میں بھوٹان کی متوازی حکومت قائم کرنے کی کوشش کرے گا شری باجپائی نے کہا کہ بھارت سرکار کو مشرقی سرحد پر بھی چوکنا رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ناگا باغیوں اور میزو باغیوں کے ارادے خطرناک ہیں۔ حکومت کو اب تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ چین اور پاکستان مشرقی سرحد پر صورت حالات سے ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں۔

نئی دہلی ۳ رمئی۔ ری پبلکن پارٹی آف انڈیا کے صدر شری بی۔ کے گائیکواڑ نے پارٹی کی پانچویں سالانہ کانفرنس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے چین اور پاکستان کے گٹھ جوڑ پر تشویش ظاہر کی اور کہا کہ یہ گٹھ بندھن کسی وقت بھی بھارت پر حملہ کی شکل میں بدل سکتا ہے انہوں نے دفاعی تیاریوں کو جاری رکھنے پر زور دیا۔

نئی دہلی ۳ رمئی۔ تازہ ترین اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ میزو ہلز کی راجدھانی سے اغوا کئے گئے ۴۳ بھارتی کرمچاریوں کو میزو باغیوں نے مشرقی پاکستان میں پہنچا دیا تھا۔ یہ لوگ مشرقی پاکستان میں برما کی سرحد سے دس میل دور ایک مقام پر نظر بند ہیں۔ ان میں ایک

قادیان میں وزیر خارجہ کی آمد کا ذکر انگریزی اخبارات میں

مورخہ ۲۴/۴/۶۶ کو مرکزی وزیر خارجہ آنریبل سردار سورن سنگھ صاحب کی قادیان میں آمد کے متعلق اخبار بدر کی گذشتہ اشاعت میں تفصیلی رپورٹ شائع ہو چکی ہے۔ اس تعلق میں ملک کی متعدد انگریزی اخبارات میں رپورٹیں شائع ہوئی ہیں۔ حسب ذیل اخبارات کے پرچے ہمیں دستیاب ہوئے ہیں:-

(۱) اخبار ٹریبیون انبالہ مورخہ ۲۶/۴/۶۶
(۲) اخبار ٹائمز آف انڈیا دہلی " "
(۳) اخبار پیٹریاٹ " "
(۴) اخبار انڈین ایکسپریس " " ۲۵/۴/۶۶

ان سب اخبارات میں شائع شدہ رپورٹ کا مضمون کم و بیش ایک ہی ہے۔ اس لئے صرف اخبار ٹریبیون اور ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

(۱) "مرکزی حکومت کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ کے قادیان تشریف لانے پر علاوہ دیگر افراد کے جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی عبدالرحمٰن صاحب (امیر جماعت احمدیہ) بھی شامل تھے۔ جناب وزیر خارجہ صاحب کی خدمت میں انگریزی قرآن مجید کا ایک نسخہ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ آنریبل سردار سورن سنگھ صاحب جماعت احمدیہ کی طرف سے دیئے گئے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ امن پسند مسلمانوں کی جماعت ہے اور اپنے علاقہ کی ترقی اور بہبودی کے کاموں میں حصہ لینے والی ہے۔"

(ٹریبیون انبالہ ۲۶/۴/۶۶)

(۲) "آنریبل سردار سورن سنگھ صاحب نے فرمایا کہ انہیں خوشی ہے کہ گذشتہ ستمبر میں پاکستان کے ساتھ لڑائی کے دوران ہندوستان میں بسنے والے تمام مذاہب اور فرقے کے افراد نے بڑی حب الوطنی اور وفاداری کا مظاہرہ کیا۔ جماعت احمدیہ قادیان کے افراد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کے ہر شہری کو اپنے مذہب کی تبلیغ کا حق حاصل ہے۔ مگر ایسا پرچار دستور کے مطابق ہونا چاہیئے۔ آپ نے بعض ایسی فرقہ پرست جماعتوں کی مذمت کی جنہوں نے کچھ عرصہ قبل فرقہ وارانہ رنگ اور اشتعال سے معصوم عوام کو گمراہ کیا اور حکومت کے پنجابی صوبہ کے فیصلہ کے خلاف بدامنی پیدا کی جس کے نتیجہ میں بہت سی قومی جائیدادیں برباد ہوئیں اور کچھ لوگ ہلاک بھی ہوئے۔ آپ نے پنجاب کے لوگوں کو یقین دلایا کہ امن و امان کو ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے گا۔
سردار سورن سنگھ صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے انگریزی قرآن مجید کا ایک نسخہ پیش کیا گیا۔

(ٹائمز آف انڈیا دہلی ۲۶/۴/۶۶)

(ناظر امور عامہ قادیان)

موسب ڈویژنل آفیسر اور پولیس آسام رائفلز اور سرحدی حفاظتی پولیس کے کچھ کرمچاری شامل ہیں۔